بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 49 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ 16

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

14/محرم 1421 ہجری 20 شہادت 1379 ہش 20/اپریل 2000ء

Postal Reg. No: PB/1023/2000

1504.
Mr. Er. M. Salam,
Depty Chief (Engg.)
R.E.C.Project Office,
MYTHE ESTATE; UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گناہ گار ہونگے۔ اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں، پھر عورت خدا سے کیا ڈریگی جب تقوٰی نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید ہو جاتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملفوظات جلد: پنجم، صفحہ: 218-217)

رمضان المبارک ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۰ء میں حضرت امیر المؤمنین کے درس القرآن کا خلاصہ - قسط: 1

(درس القرآن مورخہ ۱۱؍ دسمبر تا مورخہ ۱۲ دسمبر)

اس وقت چونکہ عام مسلمانوں کو طاقت ہے اور وہ احمدیوں کو خانہ کعبہ جانے سے روکتے ہیں لیکن میں آپکو خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق نصیحت کرتا ہوں کہ جب آپکو انشاء اللہ طاقت مل جائے گی تو آپ ہرگز انھیں خانہ کعبہ جانے سے نہیں روکیں گے۔

آیت الیوم اکملت لکم کے بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آخر وقت تک نازل ہوتی رہی مگر ضروری نہیں کہ وہ وحی احکام و فرائض کے متعلق ہوتی ہو۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ رمضان میں مسجد فضل لندن سے قرآن کریم کا درس دیتے ہوئے نہایت بصیرت افروز تفاسیر بیان فرمائیں جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہِ راست تمام دنیا میں نشر ہوتی رہیں اور اسکا خلاصہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہوا۔ ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ ان تمام دروس القرآن کو قسطوار شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ حضور نے یہ درس القرآن سورۃ المائدہ کی تفسیر سے شروع فرمایا:

۱۱؍ دسمبر ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درس قرآن کریم کا آغاز فرماتے ہوئے سورۃ المائدہ کی پہلی چار آیات کی تلاوت اور ترجمہ کرنے کے علاوہ مختلف مفسرین کی تفاسیر کو مدنظر رکھتے ہوئے تفسیر بیان فرمائی۔

سورۃ المائدہ کے تعارف کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ مدنی اور مکی سورتوں کے بارہ میں یہ ضروری نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں قیام ضروری تھا جہاں آیت کا نزول ہوا اور اس کے مطابق وہ مدنی یا مکی کہلائیں گی بلکہ جو سورتیں ہجرت مدینہ سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی کہلاتی ہیں۔ اور جو اس کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں۔

ابو میسرہ نے کہا ہے کہ سورۃ المائدہ آخر میں نازل ہونے والی سورۃ ہے۔ اس لئے اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں اور اس میں اٹھارہ فرائض بیان ہوئے ہیں جو کسی اور سورۃ میں نہیں۔ علامہ قرطبی کے نزدیک "اس میں ایک انیسواں حکم بھی ہے اور وہ "اذا نادیتم الی الصلوۃ...." (المائدہ ۵۹) ہے۔ قرآن کریم میں صرف اسی سورۃ میں ہی عام نمازوں کے لئے اذان کا ذکر ہے جبکہ سورۃ الجمعہ میں جو اذان کا ذکر ہے وہ صرف نماز جمعہ سے مخصوص ہے۔ حضور انور نے فرمایا گو احکام تو کافی زیادہ ہیں لیکن ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسے احکامات جو کسی دوسری سورۃ میں بیان نہیں ہوئے ان کی تعداد اٹھارہ یا انیس ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے جو تحقیق کی ہے اس کی رو سے سورۃ المائدہ میں انہتر (۶۹) احکام اور پچیس (۲۵) نواہی بیان ہوئے ہیں۔

علامہ شہاب الدین آلوسی کا کہنا ہے کہ سورۃ المائدہ کا ایک نام "العقود" اور ایک نام "المنقذۃ" (بچانے والی) بھی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے مروی ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے جبکہ ابو جعفر، ابن بشر اور شعبی کے نزدیک بھی گو یہ سورۃ مدنی ہے مگر ایک آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) مکہ میں نازل ہوئی۔ مسند احمد بن حنبل میں اور ترمذی میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آخری سورۃ المائدہ اور سورۃ الفتح ہیں۔ (تفسیر روح المعانی)

حضور نے فرمایا کہ بعض مفسرین نے بیجا طور پر ناسخ و منسوخ کی بحثیں اٹھائی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان پانچ آیات کو بھی حل فرمادیا ہے۔ جو کسی بھی پرانے عالم و مفسر سے حل نہیں ہو سکی تھیں اور وہ انہیں منسوخ گردانتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں بھی حل کر کے فرمایا کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں۔

مختلف مفسرین کے حوالہ سے حضور انور نے اس سورۃ کا پچھلی سورۃ النساء سے تعلق بھی واضح فرمایا جس میں صراحتاً و ضمناً متعدد عقود کا ذکر تھا۔ اس لئے ان کی مناسبت سے سورۃ المائدہ کی ابتداء اسی حکم سے کی کہ عقود کو نبھاؤ اور پورا کرو۔ اسی طرح دونوں سورتیں انسان کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک کے تمام احکام پر مشتمل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے نزدیک "سورۃ النساء میں یہود کے ساتھ اور سورۃ المائدہ میں نصرانیوں کے ساتھ مباحثہ کا طریق سکھایا ہے۔ تم لوگوں (احمدیوں) کو اپنے فرض منصبی کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ دونوں قوموں سے تمہیں بھی مقابلہ ہے"۔

حضور انور نے سورۃ المائدہ کی پہلی چار آیات میں مذکورہ بعض مشکل الفاظ کی لغوی بحث کے بعد تشریح فرمائی۔

اَوْفُوا بِالْعُقُوْدِ کی تشریح میں حضور نے شیخ ابو الحسن القمی کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے اس میں حضرت علیؓ کی خلافت کے بارہ میں دس مقامات پر پختہ عہد مراد لیا ہے۔ حالانکہ یہ بغیر کسی دلیل کے ہے اور ساری سورۃ میں کہیں اس کا ذکر نہیں اور شیعہ مفسر علامہ ابو علی الطبرسی بھی اسے تسلیم کرتے ہیں کہ عقود سے مراد سب کے لئے وہ امور ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حلال، حرام، حدود اور فرائض کی صورت میں واجب قرار دیا ہے اور اسی میں تمام دیگر اقوال شامل ہو جاتے ہیں۔

"وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ......" کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ مشرکین بھی خانہ کعبہ جایا کرتے تھے اور قربانیاں کیا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی بیت اللہ کا قصد کرے اس کا راستہ روکنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ اگر وہ اقرار کرتا ہے تو اجازت ہونی چاہئے۔ دل کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے سوائے اس کے کہ کوئی مشرکانہ حرکات کرے۔

"لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ......" کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "جن چیزوں سے اللہ پہچانا جاتا ہے اس کی بے حرمتی مت کرو۔ ہم نے قرآن مجید سے خدا کو پہچانا۔ اس لئے اس کی بے حرمتی جائز نہیں...... میں نے بھی تمہیں پہچان کی راہ بتائی ہے۔ میری بھی حرمت کرو"۔

"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا......" کے متعلق حضور نے فرمایا کہ اس وقت چونکہ عام مسلمانوں کو طاقت ہے اور وہ احمدیوں کو خانہ کعبہ جانے سے روکتے ہیں لیکن میں آپ کو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق نصیحت کرتا ہوں کہ جب آپ کو انشاء اللہ طاقت مل جائے گی تو آپ ہرگز انہیں خانہ کعبہ جانے سے نہیں روکیں۔

چوتھی آیت میں مذکور حرام چیزوں کے ذکر میں خنزیر کے متعلق حضور نے مختلف عربی لغات کی رو سے بتایا کہ بد شکل اور بمشکل قابو آنے والے جانور کو خنزیر کہا جاتا ہے۔ حضرت امام راغبؒ نے بیان فرمایا ہے وہ بلحاظ صورت و شکل بندر و سؤر ہو گئے یعنی عادات کے لحاظ سے ایسے ہوئے۔

"كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ......" کے متعلق حضور نے فرمایا کہ سؤر ایک ایسا خبیث جانور ہے جو نہ صرف اپنے پیٹ کے لئے فصل کھاتا ہے بلکہ ساری فصل اجاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح "مولوی" بھی اسی کے مطابق اپنے مطلب کی خاطر سارے اسلام کے عقائد کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضور کا درس ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ ایم ٹی اے پر ساتھ ساتھ رواں ترجمہ انگریزی، عربی، ترکی، فرانسیسی، بنگالی، جرمن، بوسنین میں بھی نشر کیا گیا۔ سارا پروگرام Analogue کے علاوہ Digital سسٹم پر بھی نشر کیا جارہا ہے۔

۱۲/دسمبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ کی چوتھی آیت (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ......... غَفُوْرٌ رَّحِيْم) کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ بتانے کے بعد حضور نے آیت کے مختلف اہم نکات کے بارہ میں تشریح فرمائی۔

اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ۔ علامہ قرطبی جانوروں کو ذبح کرنے کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ بحث آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر مکمل ہو جاتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر شے پر احسان کرنا فرض قرار دیا ہے۔ پس جب تم کسی کو قتل کرو تو عمدہ طریقے سے قتل کرو اور جب کسی جانور کو ذبح کرنا ہو تو ذبح بھی عمدہ طریقے سے کرو۔ تم اپنی چھری کی دھار کو تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غیر مسلم مسلمانوں کے ذبح کرنے کے طریق پر اعتراض کرتے ہیں کہ چھری سے ذبح کرنا جانوروں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے اور اپنے Stunn کر کے مارنے کے طریق کو بہت اعلیٰ گردانتے ہیں حالانکہ ذبح کرنے کے بارہ میں جو اسلامی تعلیم ہے کہ تیز دھار آلے سے شہ رگ کاٹی جائے، اس طرح فوری طور پر ذبح کرنے سے شہ رگ کے کٹنے کے چند لمحوں میں احساسات ختم ہو جاتے ہیں جبکہ Stunn کرنے کے نتیجہ میں جانور کو تکلیف کا احساس بدستور رہتا ہے اور ان کا اپنا یہ طریق جانوروں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ جانوروں کے ذبح کرنے کے متعلق حضور نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کے ارشادات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ جسے ذبح کرنا ہو اس سے نرمی ہونی چاہئے اور اسے ہراساں نہیں کرنا چاہئے۔ نیز اگر قبلہ کا پتہ چل جائے تو ذبح کرتے وقت رخ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج بھی نہیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ: حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا ہے کہ معاشرہ میں عمدہ اخلاق کی ضرورت ہے اور بدن کو حوادث سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ مردار کو استعمال کر کے جان کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ نیز فرمایا کہ خون میں بھی بہت سی زہریں ہوتی ہیں۔ وہ لطیف طاقتیں جو خدا کی معرفت کے لئے ضروری ہیں خون کھانے والوں میں نہیں رہتیں۔ اسی لئے انہیں حرام قرار دیا گیا ہے۔

لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ: حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ سؤر کا گوشت شہوت اور غضب کو بڑھا دیتا ہے۔ تمام گناہوں کا مبدء یہی دو قوتیں ہیں یعنی غضب اور شہوت۔ شیر باوجود اتنا بہادر ہونے کے اپنے دشمن کے مقابلے میں احتیاط کرتا ہے۔ ادھر ادھر ہو کر حملہ کرتا ہے۔ مگر سؤر غضب کے وقت سیدھا آتا ہے۔ اسی طرح اس جانور میں شہوت بڑی ہوتی ہے اسلئے اس کا گوشت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؑ کو جو یہ عمدہ نکتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھایا گیا، کسی دوسرے مفسر کی توجہ اس طرف نہیں گئی۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ خنزیر جو حرام کیا گیا ہے خدا نے ابتداء سے اس کے نام میں حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ خنزیر کا لفظ 'خَنز' اور 'اَرَی' سے مرکب ہے جس کے معنی ہیں کہ میں اسے بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ گویا خدا تعالیٰ کی طرف سے ابتداء سے جو اس کو نام ملا ہے اس میں ہی اس کی پلیدی کا پتہ چلتا ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ ہندی میں اس جانور کو "سؤر" کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی 'سُوء' اور 'اَر' سے مرکب ہے جس کے معنی ہیں کہ میں اس کو بہت برا دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کو بد بھی کہتے ہیں۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں معلوم ہوتا کہ اس زمانہ میں جبکہ تمام دنیا کی زبان عربی تھی اس ملک میں یہ نام اس جانور کا عربی میں مشہور تھا جو خنزیر کے نام کے ہم معنی ہے۔ پھر اب تک یادگار باقی رہ گیا۔ اس بات کا سب کو علم ہے کہ یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور اور بے غیرت اور دیوث ہے۔ اور اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر پلید ہی ہو کیونکہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہے جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے۔ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیائی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔ اور مردار کا کھانا بھی اسی لئے اس شریعت میں منع ہے کہ مردار بھی کھانے والے کو اپنے رنگ میں لاتا ہے اور نیز ظاہری صحت کے لئے بھی مضر ہے اور جن جانوروں کا خون اندر ہی رہتا ہے جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا ہوا، یہ تمام جانور درحقیقت مردار کے حکم میں ہی ہیں۔ مردہ کا خون اندر رہنے سے مرطوب ہونے کے باعث بہت جلد گندہ ہوگا اور اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا اور نیز خون کے کیڑے جو حال کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوئے ہیں مر کر ایک زہرناک عفونت بدن میں پھیلادیں گے۔

(از 'اسلامی اصول کی فلاسفی'۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۸،۳۲۹)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سؤر کو 'بد' بھی کہا جاتا ہے اس کا مشاہدہ حضور نے جھنگ میں فرمایا تھا کہ لوگ وہاں سمجھتے ہیں کہ سؤر کہنے سے شاید ان کی زبان بھی گندی ہو جائے گی اس لئے یہی کہتے ہیں کہ یہاں 'بد' آیا تھا۔ پہلے تو مجھے سمجھ نہیں آئی تھی کہ ان کی مراد کیا ہے پھر بعد میں پتہ چلا کہ یہ سؤر کو 'بد' کہتے ہیں۔

سؤر کا گوشت کھانے سے بے حیائی وغیرہ کا اثر ہونے کے ضمن میں حضور نے اپنے زمانہ طالب علمی کا واقعہ سنایا۔ حضور نے فرمایا جب میں لندن پڑھا کرتا تھا تو ایک مرتبہ سؤر کے گوشت کی حرمت کا ذکر آنے پر میں نے اس جانور کی بے حیائی کا ذکر کیا کہ کس طرح اس کے کھانے سے یہی اثر کھانے والے پر ہو جاتا ہے۔ تو ایک لڑکی کھڑی ہوئی اور اس نے کہا تو اس میں حرج ہی کیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ یہی تو میں ثابت کرنا چاہتا تھا۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جائے وہی خصلتیں اور عادات کھانے والے میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ: علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ تیروں سے اپنے لئے حصے مقرر کرنے کو اس لئے حرام قرار دیا گیا ہے کہ چونکہ عرب اپنے صنم خانے میں یہ عمل دہراتے تھے اس لئے یہ عمل حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ بعض کے نزدیک ان تیروں پر جو "رَبِّی" لکھا ہوتا تھا اگر اس سے مراد اللہ ہو تو یہ افتراء تھا کیونکہ خدا نے تو کوئی ایسا حکم نہیں دیا تھا۔ اور اگر ان تیروں پر لکھے ہوئے "رَبِّی" سے مراد بُت ہوں تو یہ جہالت اور شرک ہے۔

حضور نے فرمایا لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ فال نکالنا منع نہیں ہے کیونکہ آنحضور ﷺ نے بھی بعض صورتوں میں فال سے کام لیا ہے۔ میرے نزدیک یہ اس لئے تھا کہ امت کو سمجھانے کی خاطر فرمایا کرتے تھے۔ حضور نے بعض احادیث کا بھی ذکر فرمایا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ کو نیک فال پسند تھی اور آپؐ بدشگونی کو ناپسند فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے پھر ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا اسی کو ساتھ لے جاتے۔ ایک مرتبہ قرعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کا نکل آیا تو آپ دونوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض یوں کرتے ہیں کہ اگر فال حق میں نکل آئے تو اس پر عمل کرتے ہیں اور اگر خلاف نکل آئے تو عمل نہیں کرتے، یہ درست نہیں ہے۔

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ: علامہ طبری لکھتے ہیں کہ یہاں اَلْيَوْمَ سے مراد نزول آیت والا دن مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ آج یعنی اس زمانہ میں کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج وہ خوف جو انہیں کفار سے تھا، دور کر دیا ہے اور کافر اسلام کے بطلان سے مایوس ہو گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اَلْيَوْم سے مراد دونوں ہی ہو سکتے ہیں یعنی دن بھی اور زمانہ بھی۔ انہوں نے جو امکانی معنی لئے ہیں جائز ہیں اور اچھا نکتہ ہے۔ شیطان سارا زمانہ ہی ناامید اور خائب و خاسر رہے گا کیونکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ شیطان خدا تعالیٰ کے حقیقی عباد پر ہرگز تسلط نہیں کر سکے گا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا: حضور نے صحیح مسلم سے طارق بن شہاب کی روایت بیان کی کہ یہود میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے آپ اسے پڑھتے ہیں۔ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر اختیار کر لیتے۔ آپ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ......۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں ضرور اس دن کا علم رکھتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی اور اس جگہ سے بھی واقف ہوں جہاں یہ اتری۔ یہ آنحضرت ﷺ پر عرفات میں جمعہ کے دن اتری۔

علامہ طبریؒ نے یہ بحث اس لئے بھی اٹھائی ہے کہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ...... کے بعد بھی احکام نازل ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ آنحضرت ﷺ پر وحی آخر تک نازل ہوتی رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس بات سے تو اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کبھی بھی بند نہیں ہوئی مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ وحی احکام و فرائض سے متعلق ہوتی ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی بکثرت وحی ہوئی مگر وہ قرآن ہی کے احکام و مناہی اور غیب کی خبروں پر مشتمل ہوا کرتی تھی اس لئے اس بات سے تو انکار نہیں کہ رسول اللہ پر آخر وقت تک وحی نازل ہوتی رہی مگر رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس آیت کے بعد نازل ہونے والی وحی لازماً اوامر اور فرائض سے ہی تعلق رکھتی ہو۔

علامہ محمود بن عمر الزمخشری کہتے ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ "میں نے تمہارے دشمن کا معاملہ تمہارے سپرد کر دیا ہے اور تمہارا ہاتھ اوپر (غالب) کر دیا ہے۔........ یا اس کا مطلب ہے کہ حلال و حرام، شریعت کے احکام، قیاس کے قانون، اجتہاد کے اصول جس کسی کی بھی تمہیں ضرورت ہو سکتی ہے تم پر مکمل کر دئے ہیں........ یا اس کا مطلب ہے کہ دین و شریعت کے احکامات کی تکمیل کر کے نعمت کو پورا کر دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شیعہ مفسر علامہ ابو علی الطبرسی اپنی کتاب مجمع البحرین میں لکھتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریمؐ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ اس بات پر کہ دین کامل ہو گیا، نعمت پوری ہو گئی اور اللہ میری رسالت اور میرے بعد علیؓ ابن ابی طالب کی ولایت پر راضی ہو گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں یہ حضرت علیؓ کی ولایت پر رضامندی کے بارہ میں بغیر کسی وجہ کے بحث لے بیٹھے ہیں۔ میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ میں شیعوں کی تفسیریں نہ ہی پیش کروں لیکن ان کی بعض مضحکہ خیز تفاسیر آپ کے علم اور دلچسپی کے لئے رکھ لیتا ہوں۔ میر احمد علی کے متعلق پچھلے درسوں میں اپنا تجزیہ پیش کر چکا ہوں اور ان کی بیہودہ سرائیاں پہلے کئی دفعہ درس کے دوران زیر بحث آچکی ہیں۔ اس لئے جو ہو چکا وہ کافی ہے۔ اس دفعہ ان کی تفسیروں کو چھوڑ رہا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر فرض کریں ان کی بات مان لی جائے کہ آنحضرت ﷺ نے جب سب سے عہد لے لیا اور ولایت حضرت علیؓ کے سپرد کر دی تو سوچیں کہ جب حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو کیا یہ ثابت نہیں کیا کہ آپؓ نعوذ باللہ آنحضور ﷺ کے سب سے پہلے نافرمان بنے۔ ان کے مطابق منافق اعظم کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کر لی تو اس طرح تو منافقوں کے سردار کے ہاتھ پر بیعت

باقی صفحہ (۸) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ کے جتنے رستے بتائے تھے ان سب پرہم آج خدا کے فضل سے علم پیرا ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے غظیم الشان نتیجے انشاء اللہ ظاہر ہونگے

ہم تو وہی چراغ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں جو چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھوں میں تھمایا تھا

اللہ کرے کہ جہاں ایک کروڑ احمدی پچھلے سال عطا ہوئے تھے وہاں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو کروڑ احمدی عطا ہوں

(احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ کے لئے تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۴ر جنوری ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۴ر صلح ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ اِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ . وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا . وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾۔

(سورۃ حم سجدہ آیت ۳۴ تا ۳۶)

بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے، ایسی چیز سے دفاع کر جو بہترین ہو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک مددگار جانثار دوست بن جائے گا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اسے جو بڑے نصیب والا ہو۔

ان آیات کی تلاوت سے یہ تو ظاہر ہو چکا ہو گا کہ میں اس خطبے میں تبلیغ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ رمضان کے دن گزر گئے اور رمضان بہت سی نیکیاں پیچھے چھوڑ گیا مگر ایک یاددہانی کروا گیا ہے کہ اب باہر نکلو اور میدان جہاد یعنی روحانی جہاد میں کثرت سے حصہ لو۔ جہاں اعتکاف کے دن بھی گزر گئے ہیں اب بیٹھ رہنے کے دن نہیں بلکہ باہر نکلنے کے دن ہیں اور امسال جو پروگرام ہے جماعت کا وہ بہت بڑا ہے، بہت عظیم پروگرام ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال سے بھی دگنے احمدی ہو جائیں گے اس سال۔ تو یہ امید لگائے میں نے یہ مضمون خطبے کا چنا ہے کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال کے لئے اب بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں اور ہر میدان کو فتح کریں جس کا سہرا خدا نے آپ کے نام لکھ رکھا ہے۔ یہ عظیم الشان واقعات ہیں جو جب سے دنیا بنی ہے پہلے کبھی اس طرح رونما نہیں ہوئے۔ نہ عیسائی مذہب میں، نہ کسی اور مذہب میں۔ کبھی بھی ایک سال میں ایک کروڑ کے قریب کامیابیاں نصیب نہیں ہوئیں اور اگلے سال پھر اس سے دگنے کی توقع لئے بیٹھے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ جب تک خدا کا خاص فضل نہ ہو پوری ہو ہی نہیں سکتی، بندے کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس لئے میں نے آج کا خطبہ اسی موضوع پر چنا ہے کہ **آگے بڑھو اور دلیرانہ سارے ایسے معرکے سرکرو جو آپ کے مقدر میں حقیقتاً لکھے جا چکے ہیں۔**

اس سلسلہ میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بخاری کتاب التفسیر میں ہے ابن عباس نے آیت اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَن کی تفسیر یہ بیان فرمائی کہ غصہ کے وقت صبر کرنا اور تکلیف پہنچنے پر معاف کرنا۔ پس جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت فرمائے گا اور اُن کے دشمن کو اُن کے آگے جھکا دے گا۔ یہ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیان فرمودہ ہے اور بہت گہری تفسیر ہے۔ جب انسان میدان میں نکلتا ہے تو بہت سی غصہ دلانے والی باتیں سامنے آتی ہیں۔ بہت لوگ گالیاں دیتے ہیں اور انتہائی بدتمیزی کا سلوک کرتے ہیں اور داعیان الی اللہ کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ صبر سے کام لیں، مسکرا کر ان باتوں کو ٹال دیں یا بددعائیں سنیں تو دعائیں دینی شروع کر دیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو عظیم تبدیلیاں پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ سب دنیا کے احمدیوں کو جو تبلیغ کے میدان میں اب نکلنے والے ہیں اور آئندہ سال کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اب رمضان کے بعد اور ان تیاریوں میں ہم نے ہر قدم آگے بڑھانا ہے اس پہلو سے میں آپ کو یہ نصیحت کر رہا ہوں کہ صبر بہت ضروری ہے۔

اور تکلیف پہنچنے پر معاف کرنا، گالیاں سن کے صبر اور بات ہے۔ کوئی دکھ پہنچا دے، کوئی مار بیٹھے، کوئی تھپڑ مار دیتا ہے خدا کی راہ میں اس وقت برداشت کرنا اور اپنے غصہ کو آپے سے نہ نکلنے دینا، یہ دونوں چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تاکیداً فرمائی ہیں کہ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے جن کا ذکر ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا اور ان کے دشمن کو ان کے آگے جھکا دے گا۔ یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت تھی اور اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ سے سلوک فرمایا۔

یہ بھی بخاری کتاب التفسیر سے حدیث لی گئی ہے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَ اَنْذِر عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْن نازل فرمائی تو آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے قریش کے گروہ اپنی جانوں کا سودا کرو، مَیں اللہ کے بالمقابل تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے بنی عبد مناف مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے اللہ کے رسول کی چچی صفیہ، مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اور اے فاطمہ بنت محمد (ﷺ) میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو تاہم مَیں اللہ کے مقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

یہ انذار کا معاملہ ہے اور اس حدیث کو اس لئے چنا گیا ہے کہ بہت سے ایسے احمدی ہیں جن کے رشتہ دار غیر احمدی ہیں اور بارہا یہ تحریک پہلے بھی کی جا چکی ہے۔ اس خیال سے کہ لوگ ناراض ہو کر بھاگ نہ جائیں لوگ عموماً رشتے داروں کو تبلیغ کرنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دستور نہیں تھا۔ آپؐ نے تو قطعاً کسی کے گھبرانے، کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہیں فرمائی اور رشتے داروں کو بے دھڑک تبلیغ فرمائی ہے۔ اور اگر یہ نہ فرماتے تو تبلیغ کا آپ کا جو فریضہ تھا وہ پورا ہی نہ ہوتا۔ پس اس فریضے کو آگے بڑھائیں اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور اقرباء کو بے دھڑک تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ آخر کبھی تو ان کے دل پھیر دے گا اور انشاء اللہ وہ اس طرف مائل ہونگے۔ پاکستان میں تو حالات مختلف ہیں مگر افریقہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ لوگ اپنے عزیزوں اور اقرباء کو تبلیغ کرتے ہیں۔ وہ پھر آگے اپنے عزیزوں اور اقرباء کو تبلیغ کرتے ہیں اسی طرح یہ دن بہ دن، سال بہ سال دگنے ہونے کا جو عمل ہے یہ جاری رہتا ہے۔

ایک حدیث حضرت انس بن مالکؓ کی ہے۔ مسند امام الاعظم کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جو قرآن کریم

کی آیت آپ کے سامنے پڑھی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے حالانکہ عمل کرنے والا پہلے ہو پھر نیک باتوں کا بتانے والا ہوتا ہے پس اس حدیث کو اخذ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حدیثوں پر اگر غور کرو تو ان کی صحت خود اپنی زبان بولتی ہے۔ حضرت امام اعظم کی مسند بڑی بات ہے، بڑی چیز ہے مگر قرآن کریم کے مقابل پر اس کی حیثیت کوئی نہیں ہے۔ قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو پہلے عمل کرے پھر نیک باتوں کی طرف بلائے۔ تو اس بات کو نہ بھولیں کہ آپ نے عمل پہلے کرنا ہے پھر نیکیوں کی طرف بلانا ہے۔

مسلم کتاب العلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس کی برائی کرنے والے کا ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (مسلم کتاب العلم باب من سن حسنة أو سيئة)

یہ حدیث خاص طور پر اس لئے چنی ہے کہ **آپ نیک عمل کرنے کے بعد جب نیکیوں کی طرف بلائیں گے تو جتنے بھی آپ کی ہدایت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہدایت پاتے چلے جائیں گے اُن سب کی نیکیاں آپ کے نام لکھی جائیں گی۔ وہ آگے جو تبلیغ کریں گے نیک اعمال کے ساتھ اس کی بھی نیکیاں آپ کے نام لکھی جائیں گی۔ یہ لامتناہی نیکیوں کو بڑھانے کا ایک سلسلہ ہے جو داعی الی اللہ کو نصیب ہوا کرتا ہے۔ پس اس کام کو معمولی نہ سمجھیں اپنا سب کچھ اس راہ میں جھونک دیں اور اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔** اور آپ اپنے عزیزوں، اقرباء کو بھی ڈرائیں اور غیروں کو بھی ڈرائیں لیکن اس نیت سے کہ وہ خوش خبریاں پائیں۔ ڈرانے کا ایک مقصد تو ڈراوا ہے، ایک مقصد ہے غلط رستوں سے بچانے کے لئے تبشیر کی خاطر ڈراوا۔ ان کو ڈرائیں اور یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اس پہلو سے اپنے اعزہ کو ڈرایا تھا اور اس کا بدلہ بہت بڑا ہے۔ کہ اگر لوگ بری باتوں سے رکیں گے اور اچھے کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے داعی الی اللہ کو اس کی جزا ہمیشہ ملتی چلی جائے گی۔

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے فرمایا بخدا تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب)۔ عربوں میں سرخ اونٹوں کی بہت قیمت ہوا کرتی تھی، بہت قدر ہوا کرتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لاکھوں کی ہدایت کا موجب بن گئے آپ نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا اگر ایک کی ہدایت کا بھی تو موجب بن جائے تو اس کے بدلے میں بیشمار سرخ اونٹ اگر نصیب ہو جائیں تو ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جو جزا اللہ دیتا ہے وہ کسی کی ہدایت کا موجب بننے کی جزا بہت زیادہ ہوا کرتی ہے۔

حضرت انس کی مسند کتاب الجہاد میں یہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے آسانی مہیا کرو ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو۔ خوشخبری دو ان کو مایوس نہ کرو۔ تبلیغ کے سلسلہ میں آسانی مہیا کرنا بھی بہت معنے رکھتا ہے۔ ان کو اس رنگ میں نہیں بلانا چاہئے کہ ان کو احمدیت پر عمل کرنا بہت مشکل لگے، نیکیوں پر عمل کرنا بلکہ پیار اور محبت سے ان راہوں کو آسان کرکے دکھانا چاہئے۔ جب آپ راہوں کو آسان کرکے دکھائیں گے اور اپنی مثالیں پیش کریں گے کہ ہم نے بھی تو ان راہوں پر قدم مارا ہے دیکھو خدا تعالیٰ نے کتنے فضل فرمائے ہیں تو یہ آسانی سے راہوں کی طرف بلانے والی بات ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس عظیم نصیحت کو بھی جماعت ہمیشہ یاد رکھے گی۔ خوشخبریاں دیں، ان سے کہیں کہ بہت اللہ تعالیٰ کی برکتیں آپ پر آنے والی ہیں اور ان کو مایوس نہ کریں۔

ترمذی ابوب الفتن میں یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کردے۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔ پس نیکیوں کی طرف بلانا اور برائیوں سے روکنا یہ امت مسلمہ کا شیوہ ہونا چاہئے۔ یہ ایسا شیوہ ہے کہ اگر اس کو ادا نہ کیا گیا تو پھر معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا، پھر بعد میں نیکیاں یا بعد میں پچھتاوے کسی کام نہیں آئیں گے۔

نیکیوں کی طرف بلانے میں علماء کا یہ خیال ہے یعنی وہ جاہل علماء جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ وہ سمجھتے ہیں کہ زبردستی ڈنڈے کے زور سے نیکیوں پر بلاؤ حالانکہ یہ جہالت ہے۔ قرآن کریم تو اس کا انکار کرتا ہے۔ ڈنڈے کے زور سے نیکی داخل ہو ہی نہیں سکتی دل میں۔ ناممکن ہے۔ سورۂ ھود کی تلاوت کرو وہاں یہی مضمون بار بار بیان ہوا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس نیکی کی تلقین فرمارہے ہیں وہ نصیحت کے ذریعہ، بار بار کی نصیحت کے ذریعہ نیکیوں کو دلوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کرو اور اگر ایسا نہیں کرو گے اور قوم کی حالت بدلنے میں تم نے کوئی حصہ نہ لیا تو پھر سخت عذاب سے دوچار کر دئے جاؤ گے پھر تمہاری دعائیں تمہارے کسی کام نہیں آئیں گی۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلم کتاب صفة القيامة میں یہ حدیث ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ ہر جمعرات ہم میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ کو کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر روز وعظ کیا کریں۔ ابن مسعود نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ تمہاری اکتاہٹ کا موجب بنوں۔ اس لئے وقفہ دے کر تم میں وعظ کرتا ہوں جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وقفہ وقفہ کے بعد وعظ فرمایا کرتے تھے اس خیال سے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

تبلیغ میں یہ گر بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک آدمی کے پیچھے پڑ جائیں اس طرح کہ وقت اور موقع اور محل دیکھ کر اس سے بات کیا کریں اور ہر روز ایک ہی رٹ نہ لگائے رکھیں کہ وہ اکتا کر آپ سے دور ہی ہٹ جائے۔ آپ کی دوستی کسی کام نہ آئے۔ اس لئے **موقع اور محل کی شناخت کرنا یہ داعی الی اللہ کا کام ہے**۔ اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ داعی الی اللہ کے ساتھ حکمت کو باندھتا ہے کہ جو بات کرو حکمت سے، غور سے کرو۔ مقصد یہ ہے کہ تمہارا شکار حاصل ہو جائے۔ اس کے لئے بھی لاکھ داؤ پیچ کرنے پڑتے ہیں۔ شکاری جانتے ہیں کہ کس طرح شکار کو پھنسانے کے لئے وہ ترکیبیں کرتے ہیں۔ پس وہ شکار تو اس لئے پھنسایا جاتا ہے کہ اسے مار دیا جائے آپ تو شکار وہ کر رہے ہیں جسے زندہ کرنا مقصود ہے۔ پس اس شکار میں بہت حکمت سے کام لیں اور ہمیشہ اس طرح بات کریں کہ اگلے شخص کے دل میں جاگزیں ہو۔

اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سیر سے واپسی پر حضرت اقدس نے نواب صاحب کو خطاب کرکے فرمایا "میں سنتا رہتا ہوں کہ آپ اپنے اعزہ کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتے رہتے ہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت سے متاثر ہو کر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بھی یہی عادت تھی کہ وہ اپنے اعزہ کو تبلیغ کیا کرتے تھے اور وہ کٹر شیعہ لوگ تھے ان میں تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا مگر اعزہ کو ڈرانے کا جو حکم آتا ہے اس پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بڑی بے جگری سے عمل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ بہت ہی عمدہ بات ہے ہر وقت انسان کو فکر کرنی چاہئے کہ جس طرح ممکن ہو عورتوں اور مردوں کو اس امر کی اطلاع کر دیوے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اپنے قبیلہ کا شیخ اسی طرح سوال کیا جائے گا جیسے کسی قوم کا نبی۔ غرض جو موقع مل سکے اسے کھونا نہیں چاہئے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کا حکم ہوا تو آپ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہنچایا۔ ایسے ہی میں نے کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے اور اب بھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ عورتوں کے لئے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال و جواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کئے جاویں مگر مجھے اس قدر فرصت نہیں ہو سکتی۔ کوئی اور صاحب اگر لکھیں تو عورتوں کو فائدہ پہنچ جاوے"۔ (ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۵۸۴)

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت پر عمل کرنے کا ایک حد تک اس عاجز کو بھی موقع ملا ہے اور کثرت سے عورتوں کو میں موقع دیتا ہوں کہ وہ بے تکلفی سے جو سوال ان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں وہ کیا کریں اور اس کے نتیجے میں ان کو مسائل سے واقفیت ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ عورتوں کو موقع دیا کرتے تھے کہ بے تکلفی سے بات کیا کریں، بھری مجلس میں بھی وہ اپنی گھریلو بات کر دیا کرتی تھیں اور وہ ایسی بات تھی جس سے شریعت پر روشنی پڑتی ہو۔ پس شریعت کے معاملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کبھی ان کو ناجائز شرم کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ ہمیشہ دلیری سے وہ بات کیا کرتی تھیں۔ ہمارے زمانے میں بھی عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس معاملہ میں شریعت کے معاملہ میں یہ طبعی جھجک اٹھا دی ہے اور جو پوچھنے والی بات ہو ضرور پوچھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء بھی پورا ہو رہا ہے کہ وہ پوچھیں اور ان کو جواب دئے جائیں۔

پھر دعوت الی اللہ کے جوش کا اظہار اس طرح بھی فرماتے ہیں "ہمارے اختیار میں ہو تو ہم

تبلیغ دین و نشرو اشاعت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا! کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۱) ۔یہ جذبہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ پس اب تبلیغ کے جذبہ کے ساتھ گھر گھر پھریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کریں۔ ہر گھر تک پہنچیں اور یہ پیغام دیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخرین میں جو نبی مبعوث فرمانا تھا وہ فرمادیا ہے، اب اس کی اطاعت کرو اور اس کے پیچھے لگو۔

پھر فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے چار صفات جو مقرر کی ہیں جو کہ سورۃ فاتحہ کے شروع میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان چاروں سے کام لے کر تبلیغ کی ہے۔ مثلاً پہلے رب العالمین ہے یعنی عام ربوبیت ہے تو آیت مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ پھر ایک جلوہ رحمانیت کا بھی ہے کہ آپ کے فیضان کا بدل نہیں ہے۔ ایسا ہی دوسری صفات"۔(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۸۰)۔ یہ جو تحریر ہے اس کو کھول کر سمجھانے کی ضرورت ہے۔ چار صفات سے آنحضرت ﷺ نے کیسے کام کیا۔ ربوبیت میں کسی کی تربیت کر کے اس کو اٹھا کر اونچا لے جانا ہے ۔پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس کے مربی ہوئے ان سب کو ادنیٰ حالت سے اٹھا کر اوپر لے گئے اور ربوبیت سے پالنا بھی مراد ہے۔ خدمت کرنا، جو کمزور ہیں ان کی پرورش کے سامان کرنا، ان کے رزق کا سامان کرنا، پس یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عمل سے ثابت ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو غور سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس ربوبیت کی صفت سے استفادہ کیسے کرنا چاہئے۔ پھر رحمانیت ہے بن مانگے دینے والا۔ بن مانگے دینے والا تو ضرورت کا خود ہی خیال کر لیتا ہے، کوئی مانگنے والا بھی نہیں ہوتا۔ تو اس طرح **جو مبلغین ہیں ان کو چاهئے که وه لوگوں کی ضرورتوں کا اندازه لگا کر ان کی جستجو میں رهیں اور بن مانگے دینے کی عادت ڈالیں۔ اس سے لوگوں کے دل بہت راضی هوتے هیں اوراس کے نتیجے میں الله تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ میں برکت ملتی هے۔**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر پر فرماتے ہیں ایسی ہی دوسری صفات یعنی خدا تعالیٰ کی جو سورۃ فاتحہ میں صفات ہیں ان میں بڑی کشش ہے۔ ان کو اپنائیں۔

پھر فرماتے ہیں "اصل میں مومن کو بھی تبلیغ دین میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں نرمی کا موقعہ ہو وہاں سختی اور درشتی نہ کرے اور جہاں بجز سختی کرنے کے کام ہوتا نظر نہ آوے وہاں نرمی کرنا بھی گناہ ہے"۔ ایک مصرعہ اس کے بعد لکھتے ہیں فارسی کا "گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی"۔ اگر تم نے حفظ مراتب کا خیال نہ رکھا تو زندیق ہو جاؤ گے۔ "دیکھو فرعون بظاہر کیسا سخت کافر انسان تھا مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰؑ کو یہی ہدایت ہوئی کہ قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا" کہ فرعون سے اے موسیٰ اور اس کے بھائی تم دونوں نرم کلام کرنا۔ "رسول اللہ ﷺ کے واسطے بھی قرآن شریف میں اسی قسم کا حکم ہے۔ وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔ مومنوں اور مسلمانوں کے واسطے نرمی اور شفقت کا حکم ہے"۔(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۶،۵۲۷)

یہاں بات تبلیغ کی ہو رہی ہے۔ غیروں میں تبلیغ کرنے کا ذکر چل رہا ہے مگر "مومنوں اور مسلمانوں کے واسطے نرمی اور شفقت کا حکم ہے" بیچ میں آیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مومنوں پر تو بے انتہا شفیق ہوتے تھے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنی خدا تعالیٰ کی صفات جو ہیں رؤف اور رحیم کی وہ آپ کے مومنوں سے سلوک میں تھیں لیکن غیروں کے لئے بھی آپ جھک جایا کرتے تھے، ان کے لئے آپ کا دل نرم ہوا کرتا تھا۔ پس اس حوالے کو غلط سمجھتے ہوئے یہ نہ سمجھیں کہ صرف مومنوں سے حسن سلوک کرنا ہے آپ نے غیروں کے سامنے بھی جھکنا ہے۔

اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک حوالہ یہ دیتے ہیں "آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ" کہ جہاں تک کفار اور منافقین کا تعلق ہے وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ، ان سے سختی کر۔ اب یہاں آیت کے ترجمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سختی کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا ہے "صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حفظ مراتب کا لحاظ رکھا ہے"۔ ہاں آخر پر فرماتے ہیں "کفار میں سے بعض میں مادہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ ان کو سختی کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح بعض بیماریوں یا زخموں میں ایک حکیم حاذق کو چیرا پھاڑی اور عمل جراحی سے کام لینا پڑتا ہے"۔(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۲۶،۵۲۷)

اس سختی سے مراد یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی تبلیغ میں بعض دفعہ دشمن جب حد سے بڑھ جاتا تھا تو اس پر جراحی کا عمل کر کے دکھاتے تھے۔ خصوصیت سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں عیسائیوں نے حد سے زیادہ گستاخیاں کیں تو آپ نے پھر ان پر یہ جراحی کا عمل کر کے دکھایا کہ جب یسوع کو تم رسول اللہ ﷺ سے افضل سمجھتے ہو اس کا اپنا یہ حال تھا اور اسکے اقرار کے مطابق وہ یہ تھا اور وہ تھا۔ تو وہاں مسیح نہیں فرمایا بلکہ یسوع فرمایا ہے۔ بائبل میں حضرت مسیح کا جو نام لیا گیا ہے جس سے وہ اپنی کمزوریوں اور اپنی نانی دادیوں کی کمزوریوں کا ذکر کرتے ہیں وہ یسوع کا ذکر ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بائبل ہی کے حوالے سے ان کمزوریوں کو ظاہر کیا اور یہ سختی کا مقام ہے اس کو چیرا پھاڑی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ کا دل نرم ہونے کے باوجود آپ بعض باتوں میں دشمن کو سمجھانا چاہتے تھے کہ دیکھو تم ہمارے محبوب رسول اللہ پر اس قسم کے ظلم نہ کرو، انہوں نے تم پر احسان کیا ہے۔ وہ نہ ہوتے تو ہم تمہارے لوگوں کو کبھی بھی نہ مانتے، تمہارے بزرگوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے۔ یہ خاتم النبیین ہی کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کے سب نبیوں کو ماننے پر مجبور کر دیا ہے اور اس احسان کا بدلہ تم اس ظلم سے دیتے ہو۔ پس ان کی چیرا پھاڑی اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے تا کہ ایک دفعہ دل ان کا ہلے اور ان کو سمجھ آئے کہ دوسروں کو تکلیف دینے سے کیا نقصان پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی تعلق میں ایک واقعہ اپنا لکھتے ہیں "ایک شخص علیگڑھی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اس کو کچھ نصیحت کی وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔ میں نے دل میں کہا میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا کہ یا تو وہ مجھ سے تمسخر کر رہا تھا یا چیخیں مار مار کر رونے لگا"۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سوال وجواب کے دوران پہچان لیا اور اس کو سمجھ آگیا کہ جو میں نے تمسخر پہلے کیا تھا اتنا ظلم کیا تھا اپنی جان پر۔ پس "بعض اوقات سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے"۔ تو آپ کو تبلیغ میں بھی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جو بظاہر بد بخت اور شقی نظر آتے ہیں لیکن اگر حکمت سے آپ بات کرتے رہیں، نرمی سے بات کرتے رہیں تو بعض پتھروں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ پس ان سخت دلوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے چشمے پھوٹ پڑیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں "یاد رکھو ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے"۔ ہر تالے کے لئے ایک چابی ہے۔ "بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے"۔ تمہاری بات میں جو چابی ہے وہ تمہارے دل کی نرمی اور بات کرنے کا طریقہ ہے۔ "جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقعہ پر، کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنی چاہئے"۔

(ملفوظات جلد پنجم ،جدید ایڈیشن صفحہ ۴۴۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں عوام، متوسط درجہ کے، امراء۔ عوام ایک قسم کے، متوسط درجہ کے آدمی دوسری قسم اور امراء تیسری قسم۔ "عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے"۔ وہ اپنے مولویوں کی طرف جھکتے ہیں، اپنے بڑوں کی طرف جاتے ہیں، ان کو چھوڑ کر باتیں ان کو سمجھ آجائیں یہ مشکل کام ہے۔ فرمایا ان پر جتنا وقت لگاؤ کوئی حرج نہیں۔ ان کو پیار اور محبت سے سمجھاتے رہو بالآخر وہ تمہارے ہو جائیں گے اور اپنے غلط راہنماؤں کو ترک کر دیں گے۔

"امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدّ راہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ قَلَّ وَدَلَّ"۔ تھوڑا ہو مگر بہت عمدہ دلالت کرنے والا ہو۔ "مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہئے۔ رہے اوسط درجہ کے لوگ۔ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جائے"۔ جو نہ عوام الناس سے تعلق رکھتے ہیں نہ امراء سے تعلق رکھتے ہیں۔ "وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں تعلیم یافتہ بھی اکثر متوسط درجہ کے لوگ ہیں" اور اگر تعلیم یافتہ نہ بھی ہوں تو اپنے معاشرے میں جو متوسط درجہ کے لوگ ہیں ان کے اندر بھی بات سمجھنے کی اور بات سننے کی عادت ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں "ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا"۔(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۶۱،۱۶۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شہزادہ محمد ابراہیم خان صاحب نے سوال

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

کیا کہ آپ بجائے اس کے کہ قادیان میں ہمیشہ قیام رکھیں دورہ کر کے پنجاب اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں اگر پھر کر وعظ و تبلیغ کا کام کریں تو زیادہ مفید ہوگا۔ اب انہوں نے پتہ نہیں کیسے جرأت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بات سمجھانے کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو برا نہ منایا بلکہ تفصیل سے اس کا جواب دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایک زمانے میں سارے ہندوستان کا دورہ کرتے رہے ہیں اور پھر پھر کر لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں تو شہزادہ صاحب کو پتہ نہیں کیوں خیال نہیں آیا اس بات کا مگر بہر حال انہوں نے جب سوال کیا تو اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ تبلیغ کے وسائل ہر زمانے میں مناسب وقت اور مناسب حال الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس زمانے کی آزادی اگرچہ عمدہ چیز ہے مگر ساتھ ہی اس میں بعض نقائص بھی ہیں۔ آپ نے جو طریق فرمایا ہے میں نے اس طریقِ تبلیغ کو بھی استعمال کیا ہے اور بعض مقامات میں اس غرض کے لئے سفر بھی کئے ہیں مگر اس میں تجربہ سے دیکھا ہے کہ اصل مقصد کما حقہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ دوران تقریر میں بعض لوگ بول اٹھتے ہیں۔ دو چار گالیاں بھی سنا دیتے ہیں اور شور و غوغا کر کے بد نظمی کا باعث ہو جاتے ہیں۔ اسی لاہور میں ایک دفعہ حالانکہ خود ہمارا اپنا مکان تھا اور پولیس وغیرہ کا بھی انتظام تھا مگر ایک شخص دوران تقریر میں عین بھری مجلس میں کھڑا ہوا اور منہ پر کھڑے ہو کر گالیاں سنائیں۔ میاں محمد خان صاحب مرحوم جو کہ ہمارے بڑے مخلص اور محبت کرنے والے تھے ان کو جوش آ گیا مگر ہم نے ان کو بند کر دیا کہ ہمارے اخلاق کے یہ امر برخلاف ہے کہ اسی قسم کا سختی کا پہلو اختیار کیا جاوے۔ غرض لاہور میں، امرتسر میں، دہلی میں، سیالکوٹ وغیرہ میں ہم نے اچھی طرح آزما لیا ہے کہ یہ نسخہ فتنہ سے خالی نہیں اور اس میں شر کا اندیشہ زیادہ ہے۔ چنانچہ امرتسر میں، ہمیں پتھر مارے گئے اور ایک پتھر ہمارے لڑکے کے بھی لگا۔ بعض دوستوں کو جوتیاں بھی لگیں۔ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔ ایک سوراخ سے مومن دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا" پس آزمودہ نسخے کو ہم دوبارہ کیسے آزما سکتے ہیں"۔

پھر فرمایا "دوسرا بڑا نقص یہ ہے کہ زبانی گفتگو میں نقل کرنے والے جو ان کا دل چاہے کر لیں اور چاہیں تو رائی کا پہاڑ بنا لیں۔ قلم ان کے ہاتھ میں ہے پھر بعض شریر النفس لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ دو گھنٹے تک ان کو سمجھایا جاتا ہے مگر چونکہ ان زبانی تقریروں میں انسان کو سوچنے کا بہت کم موقع ملتا ہے اور زبانی تقریریں صرف آنی اور فوری ہوتی ہیں"۔ یعنی فوری طور پر ایک سوال ہوتا ہے اس کا جواب دینا پڑتا ہے اس فوری کیفیت کا اثر دیرپا نہیں ہوتا اس واسطے مجبوراً اس راہ سے اجتناب کرنا پڑا اور سلسلۂ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر بہتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔

ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے اور جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت بھی کی گئی ہے اور دوست اور دشمنوں نے ان کو پڑھا بھی ہے۔ زبانی تقریر کا عرصہ کم ہوتا ہے۔ انسان کو اس میں تدبر کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا بلکہ بعض جوشیلی طبیعت کے آدمیوں کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملتا کیونکہ وہ تو اپنے خیالات کے خلاف سنتے ہی آگ ہو جاتے ہیں اور ان کے منہ میں جھاگ آنے لگ جاتا ہے برخلاف اس کے کتاب کو انسان ایک الگ حجرے میں لے کر بیٹھ جاوے تو تدبر کا بھی موقع ملتا ہے اور چونکہ اس وقت مدمقابل کوئی نہیں ہوتا اس واسطے خالی الذہن ہو کر سوچنے کا اچھا موقع ملتا ہے۔ مگر بایں ہمہ ہم نے دوسرے پہلو کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا اور اس غرض کے واسطے مختلف شہروں میں گئے، تبلیغ کی۔ بعض مقامات میں تو ہمارا اینٹ پتھروں سے بھی مقابلہ کیا گیا ہے۔ ابھی آپ کے نزدیک تبلیغ نہیں کی گئی"۔ (ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۷۹،۵۷۸)

تو حضرت شہزادہ صاحب تھے تو عاشق مگر بات ایسی کی تھی جس پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں رنج پیدا ہوا مگر بڑے پیار اور تحمل سے ان کو سمجھایا۔

اس ضمن میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ داعیین الی اللہ کے لئے بھی ہم نے بہت لٹریچر تیار کیا ہے اور حسب حالات جس جس ملک میں جس قسم کے اعتراضات احمدیت پر کئے جاتے ہیں ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ کیسٹس کے ذریعہ بھی ہم نے داعیین الی اللہ کی جھولی دفاعی ہتھیاروں سے بھر دی ہے۔ وہ جہاں جاتے ہیں کیسٹ سنا کر بھی ان سے کام لیتے ہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کتابیں، لٹریچر وغیرہ تقسیم کر کے بھی وہ بڑی کثرت سے اس سے کام لے رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ کے جتنے رستے بتائے تھے ان سب پر ہم آج خدا کے فضل سے عمل پیرا ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے عظیم الشان نتیجے انشاء اللہ ظاہر ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دئے ہیں چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے"۔

اور جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہوائی جہاز بھی ایجاد ہو چکا تھا اور انسان نے اڑنا بھی سیکھ لیا تھا۔ پس صرف دخانی جہازوں کے ذریعہ نہیں بلکہ آپ کے زمانے ہی میں ہوائی جہاز کے ذریعہ بھی پیغام پہنچانے کا انتظام خدا تعالیٰ نے کر دیا تھا۔ پھر کیسٹس کا جہاں تک تعلق ہے اس کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے ان معنوں میں کہ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں۔ فونوگراف بھی کیسٹ کی آغاز کی ایک ابتدائی شکل ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جتنی ایجادات ہوئی ہیں وہ ساری جماعت کے پاس اس وقت ہتھیاروں کی صورت میں، دفاعی ہتھیاروں کی صورت میں، روحانی ہتھیاروں کی صورت میں جمع ہیں۔ اور ایک بھی ایسی ایجاد نہیں جو ہمارے زمانے میں ہوئی ہو اور مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں نہ ہوئی ہو۔

"فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء، غرض اس قدر سامان تبلیغ کے جمع ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانے میں ہم کو نہیں ملتی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت کی اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھی جس کے لئے فرمایا گیا تھا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔ اب اس تکمیل میں دو خوبیاں تھیں۔ ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپ کا دوسرا زمانہ ہے جبکہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (سورۃ الجمعہ) کا وقت آنے والا ہے اور وہ اب ہے یعنی میرا زمانہ، یعنی مسیح موعود کا زمانہ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملایا ہے اور یہ بھی عظیم الشان جمع ہے اور پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ سارے ادیان کو جمع کیا جائے گا اور ایک دین کو غالب کیا جائے گا۔ یہ بھی مسیح موعودؑ کے وقت کی ایک جمع ہے کیونکہ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ مفسروں نے مان لیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں ہی ہوگا"۔ (ملفوظات جلد دوم، جدید ایڈیشن صفحہ ۵۰،۴۹)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے واقفین کی تحریک کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کوئی بات بھی ایسی نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود نہ کر دی ہو، ہم تو وہی چراغ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں جو چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھوں میں تھمایا تھا۔ آپ اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں "ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں"۔ اب دیکھو کس کثرت سے واقفین پیدا ہوئے ہیں اور پھر وقف نو کے ذریعہ سے یہ سلسلہ اور بھی پھیل گیا ہے۔

"آنحضرت ﷺ کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے"۔ اب افریقہ وغیرہ اور اسی طرح دور دراز ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغ جاتے ہیں تو یہ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیشگوئی ہے جو اس رنگ میں پوری ہو رہی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں "یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ (رضوان اللہ علیہم) میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا"۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ خیال سو فیصد درست ہے کیونکہ ابھی بھی وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کی قبریں ہیں جنہوں نے تبلیغ کے ذریعے چین کو پیغام پہنچایا تھا۔ اس لئے وہ لوگ جو تلوار کے جہاد کا الزام اسلام پر لگاتے ہیں کون سی تلوار لے کر گئے تھے وہ صحابہ جنہوں نے چین میں کروڑوں کو مسلمان بنا لیا۔ وہ بھی طریق تھا کہ انہوں نے پیار اور محبت سے، حکمت سے ان کو تبلیغ کی اور پھر انہوں نے آگے تبلیغ کی۔ ورنہ چند صحابہ کی طاقت میں نہیں تھا کہ کروڑوں کو پیغام پہنچا سکتے۔ انہوں نے بات سنی اور آگے پہنچائی، بات سنی اور آگے پہنچائی، جو حاضر تھا اس نے غائب تک بات پہنچائی اس طرح یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا۔

پھر فرماتے ہیں "اگر اس طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلد تبلیغ ہو سکتی ہے"۔ اب ۲۰، ۳۰ کی خواہش رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے، خدا تعالیٰ

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

نے کتنا دیا۔ اب بیس کیوں، ہزاروں واقفین ہو گئے اور دور دراز کے سفر کر کے وہ وہاں پہنچتے اور تبلیغ کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ قناعت کی ضرورت ہے۔ "جب تک ایسے آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے"۔ (ملفوظات جلد پنجم، جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۲۸۲)۔ اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریک کی متابعت، اس کی غلامی میں بڑے بڑے قناعت شعار احمدی مبلغین پہلے بھی پیدا ہوئے تھے، اب بھی ہوئے ہیں۔ انہوں نے سوکھی روٹی اور مرچوں سے گزارا کیا لیکن تبلیغ کی راہ میں کوئی روک نہیں آنے دی۔ بہت عظیم الشان خدمتیں کی گئی ہیں جس کا سارا افریقہ گواہ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ تبلیغ کا سلسلہ تو اب پھیلے گا ہی، روکا نہیں جا سکتا، ناممکن ہے۔ دشمن جو بھی دیوار کھڑی کرے گا احمدیت اس دیوار کو پھلانگتے ہوئے آگے نکل جائے گی اور انشاء اللہ دن بہ دن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قانع خدام کے ذریعہ، عاشقان دین کے ذریعہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں درختوں کے پتوں پر گزارہ کرتے ہوئے بھی اسلام کے پیغام کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئیں اور ہم اس سال دگنا ہونے کا نظارہ پھر دیکھ لیں کہ جہاں ایک کروڑ احمدی پچھلے سال عطا ہوئے تھے وہاں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو کروڑ احمدی عطا ہوں۔ انشاء اللہ

بقیہ صفحہ: (۹)

مقام میں ہی رونق افروز ہونگے۔ لیکن اُن کی باتیں تمام لوگ نہ صرف سُن سکینگے بلکہ اُنہیں براہ راست دیکھ بھی سکیں گے۔

یہاں حضرت امام مہدی سے مراد آپ کا نمائندہ یعنی خلیفہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت امام باقرؒ اپنی کتاب المھدی الموعود المنتظر میں فرماتے ہیں:

یُنادی منادٍ مِن السماء باسم المھدی فَیَسْمَعُ مَنْ بالمشرقِ وَمَن بالمغرب حتی لایَبْقٰی راقِدُ الّااستیقَظَ۔ (صفحہ ۲۸۴)

یعنی حضرت امام مہدی کے نام پر آسمان سے ایک منادی کرنے والا منادی کریگا۔ آپ کی آواز مشرق و مغرب میں بسنے والے لوگ صاف سُن سکیں گے۔ یعنی آپ کی آواز مشرق و مغرب میں گونجے گی۔ اِس طرح جو خوابیدہ لوگ ہیں وہ بیدار ہو جائیں گے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مذکورہ تمام پیشگوئیاں مواصلاتی ذرائع سے حضرت امام مہدیؑ کی آواز اکناف عالم میں پہنچانے والے آپ کے نمائندہ یعنی خلیفۃ المسیح و المھدی کے عہد با سعادت میں پوری ہو رہی ہیں۔

چنانچہ پاکستان سے شائع ہونے والا ہفت روزہ اھل حدیث لاہور ۱۱/ ستمبر ۹۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارہ کے ذریعہ چار (اب پانچ) برّاعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آسٹریلیا، افریقہ، یوروپ، ایشیا۔ کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب کو سیارے کے ذریعہ دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔ مختلف ممالک میں بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اور ان کے قد آور سربراہ موجود ہیں ان کی تقریریں اور بیانات بھی پریس کے ذریعہ پھیلائے جاتے ہیں سیارے کے ذریعہ کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کئے گئے۔۔۔۔۔ ہم پاکستان کی تمام دینی جماعتوں اور سربراہوں کو یہ دعوت فکر دینگے کہ خدا کیلئے اسلام کی عظمت کیلئے دین کی سربلندی کے لئے رسول اللہ کے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کی ناموس کی حفاظت کیلئے اکٹھے ہو جائیں۔۔۔ ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ

"تمہاری داستاں بھی نہ ہوگی داستانوں میں"

ایک شاعر نے کیا ہی خوب کہا تھا۔

ڈش انٹنا نے اب چھین لئے ہیں تم سے ہتھیار
ساری دنیا بھی چاہے تو مکر ہے اب بے کار
جس کو لوگ سمجھتے تھے کہ بھیج دیا ہے گھر سے
سب کے گھر میں در آئے ہیں اب اُس کے افکار!!

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پاکستانی حکومت اور علماء کا آخری قدم یہ تھا کہ آپ کی آوازیں گھونٹ دی جائیں۔ آپ کو اذان تک دینے کی اجازت نہ مل جائے آپ کلمہ لا الہ الا اللہ بھی بلند آواز سے نہ پڑھ سکیں۔ اور پاکستان میں کہیں ایک جگہ بھی جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کی جماعت کو استطاعت نہ رہے۔ یہ وہ منصوبہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انھم یکیدون کیداً اور سخت منصوبے بنا رہے ہیں ظالم لوگ۔ ایسی تدبیر اگر چل جائے تو سارا نظام جماعت بالکل معطل اور مفلوج ہو کر رہ جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جماعت کی بے قرار دُعاؤں کو سنا۔ آپ اُس آواز کو سُن رہے تھے یا نہیں مگر آسمان یہ آوازیں دے رہا تھا کہ واکیدُ کیداً۔ اے میرے مظلوم اور معصوم بندو مَیں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں۔ فمھّل الکافرین امھلھم رویداً۔ تم اگر کچھ نہیں کر سکتے تو دشمنوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دو اور دیکھو کہ میری تدبیر جب نازل ہوگی تو اُن کی تدبیروں کا کیا رہے گا؟

اب آسمان سے جو .M.T.A کے ذریعہ خدا نے گھر گھر آوازیں پہنچانے کا نظام جاری فرمایا ہے۔ یہ الٰہی تدبیر ہے جس کا ذکر اِس آیت میں ملتا ہے فاکیدُ کیداً اور جب نازل ہوتی ہے تو دشمنوں کو بالکل مایوس اور ناکام کر کے رکھ دیتی ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۵/ ستمبر ۹۵)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک اور موقعہ پر فرماتے ہیں:

"مولویوں کو پاکستان میں میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ احمدیت کے راستے نہ روکو۔ تمہیں نقصان ہوگا۔۔۔۔۔ تم ایک راستہ روکو گے تو خدا بیسیوں راستے اور کھول دیگا۔ اور زمینی راہیں بند کرو گے آسمان سے اِس کثرت سے فضل نازل ہونگے کہ تم کسی زور اور کسی برتے پر اور کسی طاقت سے اُن کی راہ میں حائل نہیں ہو سکو گے۔۔۔ مجھے یاد ہے کہ مَیں نے اُن سے کہا تھا کہ جب آسمان سے جماعت پر فضلوں کی بارشیں نازل ہونگی تو کیا تمہاری چھتریاں اور سائبان اُن بارشوں کو روک سکینگے؟ وہ رحمتوں کے بادل جو اُفق تا اُفق پھیلے ہوں اور وہ رحمتوں کے بادل جو آج چار براعظموں تک پھیل چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں برس رہی ہیں کہاں ہے دنیا کا وہ مولوی جو اُس کی راہ میں حائل ہو سکے۔۔۔۔۔ جو کچھ تمہارا زور ہے کرتے چلے جاؤ۔ جتنی طاقت ہے جتنی بساط ہے جس طرح قرآن کریم میں شیطان کو یہ چیلنج دیا تھا کہ اپنا لشکر دوڑاؤ اپنے گھوڑے چڑھاؤ۔ لیکن میرے بندوں پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ جو طاقتیں ہیں بروئے کار لاؤ۔ خدا کی قسم تمہیں کبھی غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱/ اگست ۹۲)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطبہ الہامیہ کے فرمان کے مطابق احمدیت کا سورج ہر روز نئی منازل پر بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اکناف عالم میں اس کی روشنی پھیلتی جا رہی ہے۔ اور اس پیشگوئی پر ایک سو سال پورے ہونے پر دنیائے احمدیت شکر الٰہی سے لبریز دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حمد کے ترانے گا رہی ہے!! فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

☆ ☆ ☆ ☆

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

پتے کی پتھری
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
مزید معلومات کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔
Phone No : 01872-71152
حکیم عبد الحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بقیہ : درس القرآن از صفحہ نمبر ۲

کرنے والا خود امیر المنافقین کہلائے گا۔اس لئے شیعوں کی ایسی تفاسیر نہایت نامعقول اور بے جا ہیں اور اپنے ہی پیرو حضرت علیؓ کی توہین کرنے والی ہیں۔

حضور نے فرمایا یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دین اس سے قبل ناقص تھا؟ مفسرین نے اس بارہ میں بہت عجیب وغریب توجیہات پیش کی ہیں جو ابہام پیدا کرتی ہیں۔اصل جواب یہی ہے کہ دین اس سے قبل کبھی بھی ناقص نہ تھا۔جوں جوں ضرورت ہوتی تھی اس کے مطابق تعلیم نازل ہوتی رہی۔ہاں ایک ایسا وقت آیا کہ جب سب ضروریات کے متعلق تعلیم مکمل ہو گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس آیت کے تعلق میں حضرت امام رازیؒ کے حوالے سے فرمایا کہ روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے یہ آیت صحابہؓ کے سامنے پڑھی تو نہ صرف خوش ہوئے بلکہ اپنی خوشی کا اظہار بھی کیا سوائے ابو بکرؓ کے، آپؓ رو پڑے۔جب آپؓ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو جواب دیا کہ یہ آیت رسول کریمؐ کی وفات کے قرب پر دلالت کرتی ہے۔کیونکہ ہر کمال کے بعد زوال ہوتا ہے۔پس یہ بات حضرت ابو بکرؓ کے کمال علم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ آپؓ اس آیت کے ایک ایسے بعید سے واقف ہوئے جس سے کوئی اور واقف نہ ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دراصل احکامات ومناہی ہی مکمل نہیں ہوئے بلکہ صحابہؓ نے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہہ کر اس پر عمل کر کے دکھلا دیا۔اس سے دراصل خدا تعالیٰ راضی ہوا اور فرمایا کہ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک عالمی مذہب کے طور پر یہ مذہب مکمل ہو گیا ہے۔ یہ زبردست نکتہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔اسی طرح ایک اور لطیف نکتہ حضورؒ نے فرمایا اور وہ یہ کہ رسول کریمؐ کسی بھی وقت فوت ہو سکتے تھے لیکن ۲۳ سال تک قرآن کریم نازل ہوتا رہا اور تکمیل ہوتی رہی۔آخر مکمل ہو گیا۔آخر وقت تک آنحضور کا باوجود ہر طرح کی مخالفتوں کے زندہ اور محفوظ رہنا معجزہ تھا چنانچہ اس طرح تکمیل دین ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آگے بہت سی دیگر آیات ایسی ہیں جن کی تفسیر مفسرین نے یہاں بیان نہیں کی۔ اس لئے انشاء اللہ اس مرتبہ ہم سورۃ المائدہ ختم کر کے اگلی سورۃ الانعام میں داخل ہو جائیں گے۔

آج چونکہ اتوار کا روز تھا اس لئے آخر میں پندرہ بیس منٹ کے لئے سوالات کی اجازت تھی جن کے جوابات حضور انور نے ارشاد فرمائے۔ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

☆...... حضور نے کل کے درس میں فرمایا تھا کہ شاہ ولی اللہ شاہ محدث دہلوی کے نزدیک پانچ آیات منسوخ تھیں۔وہ کونسی آیات ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ ان کے بارہ میں تفصیل اگلے ہفتہ پیش فرمائیں گے۔

☆...... عمرہ کے لئے احرام باندھ کر نکلنے کا کہا گیا ہے۔لیکن اگر کسی کی نیت ہو کہ پہلے دن تھکاوٹ یا کسی مجبوری کی بناء پر عمرہ پہلے روز نہیں شروع کر سکتے تو احرام باندھ کر چلنا چاہئے یا بعد میں باندھا جا سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا یہ تو ضروری نہیں کہ مکہ مکرمہ پہنچتے ہی عمرہ شروع کر دیا جائے۔اگر تھکاوٹ یا کسی مجبوری کی بناء پر پہلے روز نہیں شروع کر سکتے تو کوئی حرج نہیں ہے احرام بہر حال باندھ کر چلنا چاہئے۔احرام کی حالت میں آرام کرنا تو منع نہیں ہے۔

☆...... قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے ایسے جانوروں کو حرام قرار دیا ہے جو وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ، اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کئے گئے ہوں۔لیکن اگر کسی جانور کو بغیر کسی کا نام لئے ذبح کیا جاتا ہے تو کیا وہ حلال ہو گا؟

حضور نے فرمایا: جو جانور بھی غیر اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا گیا ہو اور اس کا خون اچھی طرح بہا دیا گیا ہو اس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر کھایا جا سکتا ہے۔آنحضور ﷺ کو بھی بعض مرتبہ گوشت تحفہ میں آتا تھا جس کے بارے میں پتہ نہیں ہوتا تھا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں تو آپؐ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر کھا لیا کرتے تھے۔

☆......پانی کے تمام جانوروں کو حلال قرار دیا گیا ہے۔کیا ایسے جانور جو دوسرے جانوروں کو کھا جاتے ہیں کیا وہ بھی حلال ہیں؟

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس میں تمیز نہیں فرمائی۔البتہ بعض پانی اور زمین کے درمیان کے جانور ہیں۔مثلاً مینڈک یا مگرمچھ۔اب مگرمچھ کو زندہ رہنے کے لئے محض پانی کے اندر رہنا ضروری نہیں ہے۔اس لئے ایسے جانوروں کو پانی کی نسبت خشکی کے جانور کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔

☆...... بعض جانور جن کو Rabies ہو اور وہ جس دوسرے جانور کو کاٹیں تو کیا زخمی جانور کو ذبح کر کے کھانے سے Rabies انسان میں منتقل نہیں ہو جائے گی؟

حضور ایدہ اللہ نے درس میں موجود بعض ڈاکٹر صاحبان سے پتہ کیا تو مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی نے عرض کیا کہ محض کاٹنے سے Rabies منتقل نہیں ہو گی بلکہ اس کے لئے خون کا تبادلہ ضروری ہوتا ہے۔چنانچہ حضور نے فرمایا کہ اس طرح یہ سوال درست نہیں رہتا۔

☆...... کیا آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ میں اسی طرح قرآن کریم کا درس ہوا کرتا تھا؟

حضور نے فرمایا غالباً اس طرح نہیں ہوتا تھا کیونکہ اس وقت ایسی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی۔ اس طرح رمضان المبارک میں درس قرآن کا سلسلہ جماعت احمدیہ میں شروع کیا گیا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بڑے لمبے عرصہ تک درس دیتے رہے جو بعد میں تفسیر کبیر کی صورت میں شائع بھی ہو چکا ہے۔اس سے قبل علماء اور مفسرین وقتاً فوقتاً صبح وشام درسوں میں مصروف رہتے تھے لیکن اس طرح رمضان میں جماعت احمدیہ میں سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔

☆...... اس معاشرہ میں بہت سی بیماریاں پائی جاتی ہیں تو پھر یہ لوگ کیونکر لمبی عمر پاتے ہیں؟

حضور نے فرمایا: لمبی عمر پانے کے لئے دراصل بہت سے دیگر عوامل بھی کار فرما ہوتے ہیں مثلاً انہیں طبی سہولیات بہت ملتی ہیں وغیرہ۔اس لئے جہاں ایک طرف منفی پہلو ہوتا ہے وہاں دوسری طرف بہت سے مثبت پہلو بھی موجود ہیں۔مثلاً سگریٹ نوشی سے منع کیا جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ اگر تم سگریٹ نوشی سے باز آجاؤ گے تو تمہیں دل کے حملے وغیرہ امراض کے خطرات کم ہونگے اور زیادہ لمبی عمر کا امکان ہو گا۔یہ اسی طرح ہے کہ اگر زہر بھی کھاتے جائیں تو عمر کم ہوتی جائے گی۔

☆......اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کتنی قوت دی ہے کہ وہ انسان کو بہکا سکے؟

فرمایا: خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر شیطان کو غلبہ کی قوت نہیں دی کہ وہ انہیں بہکا سکے۔تھوڑا بہت تو شیطان وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔سب سے اعلیٰ ترین اس لحاظ سے وسوسوں سے بچنے والے انسان آنحضورؐ تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ شیطان خون کی رگوں میں دوڑتا ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے بھی ایسے ہے؟ فرمایا ہاں لیکن میرا شیطان مسلمان ہو چکا ہے۔اس لئے یہ بہکاوا تو قیامت تک رہے گا۔اپنے شیطان کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔

☆......اگر یہ پتہ نہ ہو کہ ذبح کے وقت سارا خون بہہ گیا ہے تو کیا پھر بھی بسم اللہ پڑھ کر کھا سکتے ہیں؟

حضور نے فرمایا اگر یقین نہ ہو تو گوشت کو خود اچھی طرح دھو کر صاف کر لینا چاہئے اور بسم اللہ پڑھ کر کھا سکتے ہیں۔البتہ خون جو بہہ رہا ہو اسے ہرگز نہیں کھانا چاہئے بلکہ اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں فرمایا کہ یہاں یہ رواج ہے کہ ہوٹلوں میں Steak کھائیں اور اگر اس سے خون رس رہا ہو تو اسے بہت اچھا سمجھا جاتا ہے لیکن جب میں یہاں پڑھا کرتا تھا میں کہا کرتا تھا کہ مجھے Over Done چاہئے۔اس طرح اچھی طرح پکا کر دیتے تھے۔

☆...... آنحضور ﷺ نے شاہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔کیا کسی دیگر فرد کے بارہ میں بھی ثابت ہے کہ آنحضورؐ نے اس کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ہو؟

حضور نے فرمایا کہ شاہ نجاشی نے تو سورۃ مریم کی تلاوت کے وقت زمین سے تنکا اٹھا کر کہا تھا کہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے اس سے اتنا بھی میں فرق نہیں سمجھتا۔اس لئے یہ پتہ چلا کہ وہ بھی اسلامی عقائد سے متفق تھا اور اسلام اختیار کر چکا تھا۔ان کے علاوہ کسی دوسرے کی نماز جنازہ غائب حضورؐ نے پڑھائی یا نہیں اس کے بارہ میں تحقیق کر کے انشاء اللہ آئندہ ہفتے بتاؤں گا۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عیسائی بھی اس زمانہ سے پہلے سے ہی مُردوں کو دفن کیا کرتے تھے اور اس کی واضح مثال حضرت عیسیٰؑ کی کشمیر میں قبر ہے۔

☆......پاکستان میں مختلف مساجد میں بینرز لگائے دیکھے گئے ہیں جن پر لکھا ہوا تھا کہ اس مسجد میں پانچ دن یا بعض میں دس دن تراویح ہو گی۔یہ کہاں تک جائز ہے؟

فرمایا: یہ تو ان سے پوچھنا چاہئے تھا کہ یہ نئی بات انہوں نے کہاں سے نکالی ہے؟ کیا آپ نے ان سے پوچھا تھا؟ جب جواب نفی میں ملا تو حضور نے لطیفہ سناتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا تو حال اسی طرح ہے کہ ایک شخص کھمبے کی روشنی میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا۔اس سے کسی نے پوچھا کہ بھائی کیا تلاش کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ سوئی گم ہو گئی ہے۔وہ تلاش کر رہا ہوں۔اس نے پوچھا کیا تمہیں یقین ہے کہ سوئی یہیں گم ہوئی تھی۔تو اس نے کہا کہ گم تو گھر میں ہوئی تھی لیکن وہاں روشنی نہیں تھی اس لئے یہاں روشنی میں تلاش کر رہا ہوں۔حضور نے فرمایا کہ چونکہ ان مولویوں کے پاس روشنی نہیں ملتی اس لئے آپ نے یہاں روشنی دیکھ کر سوال کر دیا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ارشاد نبویؐ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR &

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎2370509

”خطبه الهامیه“

ایک پیشگوئی کا عظیم الشان ظہور

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

آج سے ایک صد سال قبل یعنی ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء میں قادیان دارالامان کی مسجد اقصیٰ میں ایک عظیم الشان روحانی مائدہ کا نزول ہوا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس الہامی خطبہ کو خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا:

عیدالضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اِس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی۔ لیکن اُس دن مَیں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بلیغ فصیح پُر معانی کلام عربی میں میری زبان میں جاری کی۔ جو کتاب خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جزء کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کی گئی۔ اور خدا نے اپنے الہام میں اُس کا نام نشان رکھا۔ کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ مَیں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔ یہ تقریر وہ ہے جس کے اُس وقت قریباً ڈیڑھ سو آدمی گواہ ہونگے۔
(نزول المسیح صفحہ ۲۱۰)

نیز اِس خطبہ عیدالضحیٰ کے متعلق اخبار الحکم یکم مئی ۱۹۰۰ء میں زیر تاریخ ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء درج ہے۔

یوم العرفات کو علی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو اطلاع دی کہ مَیں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کیلئے دُعامیں گزارنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تمام دوست جو یہاں موجود ہیں اپنے نام مع جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں۔ تاکہ دُعا کرتے وقت مجھے یاد رہے۔ تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر بھیج دی گئی۔ مغرب و عشاء کی نمازوں سے جو جمع کی گئیں فراغت کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ چونکہ مَیں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دُعاؤں میں گزاروں۔ اِس لئے مَیں جاتا ہوں تاکہ تخلف وعدہ نہ ہو دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحب نے اندر جا کر حضرت اقدس علیہ السلام سے تقریر کرنے کیلئے خصوصیت سے عرض کی۔ اُس پر حضورؑ نے فرمایا کہ خدا نے ہی حکم دیا ہے اور پھر فرمایا کہ رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ مَیں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔ شاید یہی مجمع ہو..... جب حضرت اقدسؑ خطبہ پڑھنے کیلئے تیار ہوئے۔ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اِس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہوگئے تو حضورؑ نے یاعباداللہ کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ اثنائے خطبہ میں حضرت اقدسؑ نے یہ بھی فرمایا کہ

”اب لکھ لو پھر یہ لفظ چلے جاتے ہیں“

جب حضرت اقدسؑ خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثرت احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحبؓ اُس کا ترجمہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اِس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ

”اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن عید کی رات میں جو میں نے دُعائیں کی ہیں اُن کی قبولیت کیلئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر مَیں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دُعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمدللہ کہ وہ ساری دُعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔“

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرطِ جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ابھی میں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ ”مبارک“ یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔
(ملفوظات جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۹-۳۱)

اِس خطبہ الہامیہ کے پڑھتے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی کیفیت کے بارے میں آپ کے صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی بیان فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل و صورت زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے۔ جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز نہایت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اُس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرہ سُرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران حضور علیہ السلام نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اُسی وقت پوچھ لیں۔ ممکن ہے کہ بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں۔ پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ اِن ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کیلئے مقرر تھے۔ بعض دفعہ الفاظ پوچھنے پڑتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۹۰-۹۱)

خاکسار محمد عمر کو حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ نے جو اس موقع پر حاضر تھے زبانی فرمایا کہ اُس پُر کیف حالت کا نقشہ کھینچنا میرے لئے ناممکن ہے۔ میں بھی خطبہ لکھنے والوں کے ساتھ شامل ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ لیکن چند سطور ہی لکھ پایا تھا کہ میں حضور اقدس علیہ السلام کے چہرہ مبارک سے آنکھیں ہٹانے سے قاصر رہ گیا تھا۔ اور میں اپنے قلم دوات کاغذ وغیرہ سب بھول گیا اور حضور اقدس کے پُر نور چہرہ پر ہی ٹکٹکی باندھ کر محو حیرت میں ڈوبتا ہی گیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور موقع پر فرمایا:

سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ اِس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا“۔ (روحانی خزائن نمبر ۲۲ صفحہ ۳۷۶)

غرضیکہ خطبہ الہامیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان اور زندہ نشان ہے جس کے وقوع پذیر ہوئے ۱۱/اپریل ۲۰۰۰ء کو پورے ایک سو سال ہو رہے ہیں!!

میرے اِس مضمون کا اصل مقصد خطبہ الہامیہ میں مذکور ایک عظیم الشان پیشگوئی کا اِس زمانہ میں پورا ہونے کے بارے میں بیان کرنا ہے۔ وہ پیشگوئی یہ ہے:

آپ اپنے اس الہامی خطبہ میں فرماتے ہیں:

وَتَبلغ دَعْوَتُهُ وحُجَّتُهُ الی اَقطَارِ الْاَرْضِ بِاَسرَعِ اَوْقَاتٍ کَبَرقٍ یَبْدُو مِنْ جِهَةٍ. فَاِذَاهِیَ مُشْرِقَةٌ فِی جِهَاتٍ. فَکَذالِکَ یَکُونُ فی هٰذا الزمان. فَلْیَسْمَعْ مَنْ یَکُنْ لَهُ اُذْنَانِ. وَیُنفَخُ فِی الصُّورِ لِاشاعَةِ النوروَیُنَادِی الطَّبَائِعُ السَّلِیْمَةُ لِلْاهتِدَآءِ. فَیَجْتَمِعُ فِرَقُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ والشِّمَالِ والجنُوبِ بِاَمْرٍ مِن حَضْرَةِ الکبْریاءِ فَهُنَاكَ تَسْتَیقِظُ الْقُلُوبُ وَتَنْبُتُ الحبُوبُ بِهٰذاالماءِ لَابِنَارِ الْحَرْبِ وَسَفْکِ الدِّمَآءِ وَیُجْذَبُ النَّاسُ بِجَذْبَةٍ سَمَاوِیَّةٍ مُطَهَّرَةٍ مِنْ شَوَائِبِ الْاَرْضِ لِمَاهُوَ نَمُوذَجٌ لِیَوْمِ الْقضاءِ مِن مالک یَوْمِ الدین. وَقَدْ وَعَدَ اللّٰهُ عِنْدَ الْفِتْنَةِ الْعُظْمٰی فِی آخِرِ الزمان. وَالْبَلِیَّةِ الکُبْرىٰ قَبْلَ یَوْمِ الدَّیان. اَنَّهٗ یَنْصُرُ دِینَهٗ مِن عِنْدِهِ فی تِلْکَ الاَیَّامِ وهُنَاكَ یَکُوْنُ الاسْلَامُ کالبدرِ التَّام.

ترجمہ: اس کی دعوت اور حُجت زمین میں چاروں طرف بہت جلد پھیل جائے گی۔ اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم میں سب طرف چمک جاتی ہے۔ یہی حال اس زمانہ میں واقع ہو گا۔ پس سُن لے جس کو دو کان دیئے گئے ہیں۔ اور نور کی اشاعت کیلئے صور پھونکا جائے گا۔ اور سلیم طبیعتیں ہدایت پانے کیلئے پکاریں گی۔ اُس وقت مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کے فرقے خدا کے حکم سے جمع ہو جائیں گے۔ پس اُس وقت دل جاگ جائیں گے۔ اور دانے اُس پانی سے اُگیں گے نہ کہ جنگ کی آگ اور خونوں کے بہنے سے۔ اور لوگ آسمانی کشش سے جو زمین کی آمیزش سے پاک ہو گی کھینچے چلے جائیں گے۔ یہ خدا کی طرف سے قضا کے دن کا نمونہ ہو گا۔ اور خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ جبکہ آخر زمانہ میں بڑا بھاری فتنہ اور بلا قیامت سے پہلے ظاہر ہو گی اُن دنوں میں اپنی طرف سے اپنے دین کی مدد اور تائید فرمائے گا۔ اور اُس زمانہ میں اسلام بدر کامل کی طرح ہو گا۔ (خطبہ الہامیہ)

اسی خطبہ الہامیہ میں نزول المسیح کی تشریح میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

فَاِنَّ الشَّیْئَ الَّذی یَنْزِلُ مِن السَّمآءِ یَرَاهُ کُلُّ اَحدٍ مِن قریبٍ وبعیدٍ وَمِن الْاَطرافِ وَالْاَنحآءِ وَلَا یَبْقٰی علیه سِتْرٌ فِی اَعْیُنِ ذوی الْاَنصاف وَیُشَاهَدُ کَبَرقٍ یَبْرُقُ مِن طرفٍ الَی الطرفِ حَتٰی یُحیطَ کَدَائِرَة علی الأطرافِ۔ (خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ ۴)

ینزل من السماء سے یہ مراد ہے کہ قریب و بعید اور تمام اطراف و اکناف کے لوگ اُن کو دیکھ سکینگے۔ عدل و انصاف کی آنکھ رکھنے والوں کی آنکھوں کے آگے اُنہیں دیکھنے میں کوئی پردہ حائل نہیں ہو گا۔ ایک طرف سے نکل کر دوسری طرف جانے والی چمک کی طرح آپ کی چمک دمک کو تمام لوگ دیکھ سکیں گے۔

یہ تمام پیشگوئیاں اِس زمانہ میں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے ذریعہ پوری ہو گئی ہیں۔ فالحمدللہ علی ذالک

لندن سے ٹیلی کاسٹ کی جانے والی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریریں اور خطبات وغیرہ برق رفتاری سے ساری دنیا سُن اور دیکھ سکتی ہے۔ لاکھوں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنے پیارے آقا کو روزانہ دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؒ اپنی تصنیف بحار الانوار میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

انَّ قائِمَنَا اذا قامَ مَدَّاللّٰهُ لِشیعَتِنَا فی اسماعِهِم وَابصَارِهم حتی یکونَ بَیْنَهُم وَبَیْنَ القَائِم بریدٌ یُکَلِّمُهُم فَیَسْمَعُونَ وَیَنْظُرُونَ اِلَیْهِ وهُوَ فی مَکَانِهِ۔ (بحار الانوار صفحہ ۱۱۸)

یعنی جب ہمارے امام مہدی تشریف لائینگے تو خدا تعالیٰ ہمارے لوگوں کی قوت بینائی اور قوتِ شنوائی (سمعی و بصری۔ آڈیو۔ ویڈیو) کو بہت تیز کریگا۔ اور بڑھائے گا۔ اِس طرح اُنہیں اپنے امام کا دیدار صرف ایک برید (ایک دوری کا پیمانہ) کی دوری پر نصیب ہوا کریگا۔ امام مہدی اپنے مرکز و

باقی صفحہ [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خدمت اسلام

محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے تصور کے ساتھ ہی خدمت اسلام کا عظیم کام ذہن میں آجاتا ہے کیونکہ خدمت اسلام اور مسیح موعود یہ دونوں جملے ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑے ہوئے ہیں کہ کبھی جُدا نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم کی آیت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ کی تفسیر کرنے والے اکثر مفسرین نے یہ بات لکھی ہے کہ یہ آیت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ میں پوری شان کے ساتھ اطلاق پائے گی۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ خدمت اسلام کرتے جس کی نظیر گذشتہ صدیوں میں پیش نہ کی جاسکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس وقت دعویٰ فرمایا اس وقت اسلام کی حالت نہایت درجہ کمزور تھی اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے اگر ایک طرف عیسائیت کی یلغار تھی تو دوسری طرف برہمو سماج نے اپنے دانت تیز کر رکھے تھے اگر آریہ سماج اسلام پر حملہ آور تھا تو دوسری طرف خود مسلمانوں کی اندرونی حالت نہایت درجہ دگرگوں تھی توحید پرست بُت پرستی کی ساری ادائیں اختیار کر چکے تھے دینی غیرت مفقود ہو چکی تھی دینی علم چند لوگوں تک محدود ہو کر رہ گیا تھا کوئی پرسان حال نہ تھا ہر میدان میں مسلمان مات کھا چکے تھے اور کوئی نہ تھا کہ ان چو طرفہ حملوں کا جواب دے سکتا۔ ایسے نازک وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدمت اسلام کا بیڑا اُٹھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش جاگزیں رہتی تھی کہ جیسے بھی ہو سکے اسلام کی صداقت اور حقانیت تمام مذاہب والوں پر روشن ہو جائے۔ آپ کا قلم ہر وقت جہاد عظیم میں مصروف رہتا اور کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے کہ کسی مخالف اسلام نے اسلام پر حملہ کیا ہو اور پھر وہ آپ کی زد سے بچ کر نکل جائے۔ آپ نے تمام مذاہب عالم کو چیلنج کیا اور اسلام کے ایک جری پہلوان بن کر آپ نے ہر مخالف کو دندان شکن جواب دیا۔

۱۸۹۶ء میں لاہور کے مقام پر منعقد ہونے والا جلسہ مذاہب عالم کسی تبصرہ کا محتاج نہیں اس جلسہ میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے عالم اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے اور اپنے اپنے مذہب کے حسن کو نکھارنے کیلئے موجود تھے۔ اور ان میں سے ہر مذہب والا اس وقت اسلام کی نازک حالت سے اچھی طرح واقف تھا اور یہ جان کر اس میدان میں اترا تھا کہ آج ہم ہی ہیں جو اپنے مذہب کی فتح کے شادیانے بجائیں گے لیکن اُن کا یہ طلسم ذہنی اس وقت پاش پاش ہو گیا جب خادم اسلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معرکۃ الآراء مضمون پڑھا گیا۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے اس خادم اسلام کے متعلق لکھا:

"اس جلسہ میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی میرزا غلام احمد قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی جو اسلام کی حمایت و حفاظت میں ماہر کامل ہیں"۔

اسی طرح اخبار جنرل و گوہر آصفی کلکتہ نے لکھا کہ:

"اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اُس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی فطری جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۷)

قارئین یہ باتیں ایسے دور کی ہیں جبکہ غیر مذاہب والے اسلام پر حملے کر کر کے اُسے اتنا کمزور بنا چکے تھے کہ اُن کا خیال تھا کہ اب ایک ہی ضرب کاری کی بات ہے کہ اسلام صفحۂ ہستی سے نابود ہوا دکھائی دے گا۔ ایسی کمزوری کے عالم میں آپ نے خادم اسلام بن کر دیگر مذاہب پر جو فتح عظیم حاصل کی تھی وہ سب کو حیرت میں ڈالنے والی تھی۔ جس کا اعتراف اپنوں نے ہی نہیں بلکہ غیروں نے بھی کیا۔

عیسائیت کے عزائم کسی سے پوشیدہ نہ تھے چند سالوں کے اندر اندر اپنی فتح کا جھنڈا پورے ہندوستان میں لہرانے کے بعد مکہ اور مدینہ تک تو فتح کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے لیکن جب آپ سے مقابلہ ہوا تو منہ کی کھانی پڑی۔

آپ کی اس خدمت اسلام کا اعتراف بھی غیروں نے ان الفاظ میں کیا کہ:

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لیکر اور حلف اُٹھا کر چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا.... تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اسکی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اسکو اپنا پیچھا چھوڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لیکر ولایت تک پادریوں کو شکست دیدی"۔ (ترجمۃ القرآن مولانا شاہ رفیع الدین صاحب و مولانا اشرف علی صاحب تھانوی شائع کردہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی صفحہ ۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی معتقد اگر ایسی بات لکھے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن اس جگہ جو نمونہ آپ کی خدمت اسلام کا پیش کیا گیا وہ ایک مخالف جماعت کے عالم کا ہے اس سے بڑھ کر آپ کی خدمت اسلام کی تصدیق اور کیا پیش کی جاسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو مختلف ذرائع سے اپنے مقابلہ پر آنے کی دعوت دی تا کہ خدمت اسلام کا کوئی پہلو بھی تشنہ نہ رہے۔ آپ نے فرمایا:

"کون ہے جو ہر ایک نئی صبح کو مخالفین کو ملزم کر رہا ہے کہ آؤ اگر تم میں روح القدس سے کچھ قوت ہے تو میرا مقابلہ کرو؟ عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں میں کون ہے جو اس وقت میرے سامنے کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا؟ سو یہ خدا کی حجت ہے جو پوری ہوئی۔ سچائی سے انکار کرنا طریق دیانت اور ایمان نہیں ہے۔ بلاشبہ ہر ایک قوم پر اللہ کی حجت پوری ہو گئی ہے۔ آسمان کے نیچے اب کوئی نہیں کہ جو روح القدس کی تائید میں میرا مقابلہ کر سکے"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۷ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تائیدات الٰہیہ سے تمام مخالفین پر فتح حاصل کی اور ساری زندگی آپ لوگوں کو اپنے مقابل پر آنے کیلئے دعوت دیتے رہے اور ایک نہیں دو نہیں آپ نے صداقت اسلام کی خاطر ہزار ہا نشان دکھائے جس کے لاکھوں انسان بطور گواہ کے ان نشانوں کی تائید کرتے رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا والوں کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر پیش فرمائی۔ آپ کی ہر بات قرآن و سنت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہوا کرتی تھی۔ اور جو دلائل بھی آپ پیش فرماتے تھے اس کا استنباط قرآن کریم سے فرمایا کرتے۔ اسلام کو پیش کرتے وقت اس میں اپنی طرف سے رنگ آمیزی کرنا یا لوگوں سے ڈر کر کسی مسئلہ کو چھپانا یا اس کی رکیک تاویلیں کرنے کو آپ گناہ خیال کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس مذہب کی بنیاد صریح طور پر قرآن و سنت نہیں وہ اسلام نہیں ہو سکتا وہ پیش کرنے والے کا محض اپنا دماغی تخیل ہے۔ اسی لئے آپ نے سرسید احمد خان صاحب کی نیچریت اور اہل قرآن کی چکڑالویت کو ناپسند فرمایا اور ان کے خلاف بھی آپ نے قلم اُٹھایا اور اُن کے خیالات کے برعکس اسلام کی حقیقی تصویر اُن لوگوں کے سامنے پیش فرمائی۔

آپ نے خادم اسلام ہونے کی حیثیت سے اور حکم و عدل ہونے کی حیثیت سے ہر ایک بدعت کو جو بعض فقہا یا متاخرین صوفیا نے اسلام میں ملادی تھی خارج کیا اور اسلام کو ہر ایک قسم کی بدعت اور آمیزش سے جو عوام الناس کی جہالت اور کورانہ تقلید اور بعض نام کے صوفیوں کی غلط کارانہ روش اور زمانہ موجودہ کے تاثرات کے ماتحت نیچریت اور چکڑالویت نے پیدا کر دی تھیں صاف کر کے خالص اسلام کو جو قرآن و سنت پر مبنی ہے دنیا والوں کے سامنے پیش کیا۔

آپ اسلامی اصولوں کی صداقت پر دو اور دو چار کی طرح یقین رکھتے اور مغربی فلسفہ کے مقابلہ کے وقت آپ زرا نہ گھبراتے اور نہایت جرأت اور دلیری اور کامیابی پر پورا یقین رکھتے ہوئے مسئلہ متنازعہ فیہ پر محققانہ نظر ڈالتے اور بحث کرتے اور آخر فاتح جرنیل کی طرح اس میدان میں باطل کو شکست دیکر مغربی فلسفہ کی غلطی اور اسلام کی صداقت کو نمایاں کر کے دکھاتے تھے۔ اور پھر اسلام کے اصولوں کی صداقت کو اس قدر خوبصورت طریق اور دِل کش پیرایہ میں پیش کرتے کہ انسان ان اصولوں کا عاشق ہو جاتا اور دِل اس کی طرف آپ مصفقہ ہو کر بہنے لگتا۔

آپ نے آریہ مذہب سناتن دھرم برہمو سماج عیسائیت کے علماء سے ہمیشہ قلمی جہاد جاری رکھا بلکہ ان کے بڑے بڑے علماء سے آپ کے مناظرے ہوئے جو آج بھی کتابی صورت میں موجود ہیں اور ہمیشہ ہی ان مذاہب پر اپنی حجت تمام کرتے رہیں گے۔

قارئین حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھنے والا اگر آپ کی خدمت اسلام کا تذکرہ کرے تو کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت اسلام کے سلسلہ میں غیروں نے کیا لکھا اس میں سے کچھ اس جگہ پیش کروں تاکہ آپ کی خدمت اسلام اور زیادہ روشن اور ممتاز ہو کر دکھائی دے۔

۱۹۰۹ء میں اخبار وکیل امرتسر کے ایڈیٹر مولوی عبداللہ العمادی صاحب نے جو کہ مسلمانوں میں اپنے علم و فضل اور ادب پردازی کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا کہ:

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق نہ حاصل کیا جائے اور مٹانے کیلئے امتداد زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال

مسلمانوں کو محسوس کرادیا کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پائمال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر اُن سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا۔ اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کیلئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کی سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کیلئے ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے۔ اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا"۔

اس طرح مسلمانوں کی عدم مدافعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس رنگ میں اسلام کی مدافعت شروع کی اس سلسلہ میں لکھا:

"اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا... انہوں نے مدافعت کا پہلو بدل کے مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا ہے۔ اگر ہم آج اپنے نئے اور پرانے اختلافات سے قطع نظر کر کے محض اسلام کی خدمت غایت المقصود قرار دے لیں۔ تو یقیناً اس جوشیلے اور اسلام کی خداداد طاقت سے چشم پوشی کرنے والے لاٹ پادری (بشپ) کی زندگی میں ہی جس نے ایک مسیحی مشن کی پچاس سالہ جوبلی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے دوسری جوبلی کیلئے دہلی کی مسجد عظمیٰ کے کھنڈر ل بنائے جانے کا ادعاء نارو اظاہر کیا تھا۔ وہ وقت آجائے کہ اسلام کی روحانی فتوحات سینٹ پال کے گرجے کو مریم و مسیح کی پرستش کی بجائے ایک خدا کی عبادت گاہ بنادیں۔ اور ناقوس کلیسیا کے بدلہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ کا زمزمہ قدسی فضا میں گونجنے لگے.... غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا"۔

"اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے.... اُن کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں..."

اس طرح ایڈیٹر صاحب صادق الاخبار ریواڑی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"چونکہ مرزا صاحب نے اپنی پُرزور تقریروں اور شاندار تصنیف سے مخالفین اسلام کے ان لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دیکر ہمیشہ کیلئے ساکت کر دیا ہے۔ اور ثابت کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کماحقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین۔ فاضل اجل۔ عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے"۔ (بحوالہ مجدد اعظم جلد سوم صفحہ ۷۸)

اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر جناب مرزا حیرت دہلوی نے یکم جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اُس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کی رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا سوائے اس کے آریہ نہایت بد تہذیبی سے اسے یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں کوئی معقول جواب اب تک نہ دیا نہ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ سارے ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں"۔

جمعیۃ احرار کے صدر چودھری افضل حق صاحب نے اپنی کتاب "فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" کے صفحہ ۴۶ میں لکھا ہے کہ:

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بیجان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کیلئے چوکنا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کیلئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کیلئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام جماعتوں کیلئے نمونہ ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدمت اسلام کی جو روح پیدا کی تھی اس کا نتیجہ ہے کہ آج قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں ساری دنیا میں اسلام کی فتح کے شادیانے سنائی دینے لگے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"انبیاء علیہ السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور اُن کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد اُن کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی طرف بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اسلام ہر اپنے اور بیگانے پر روشن ہے آپ کی زندگی کا ایک ایک لحہ خدمت اسلام میں صرف ہوا آپ نے حقانیت اسلام کو ثابت کرنے کیلئے کتب کا جو ذخیرہ چھوڑا ہے وہ قیامت تک اسلام کے خادموں کی معاونت کرتا رہے گا اور آپ کی خدمت اسلام قیامت تک سنہری حروف میں لکھی جاتی رہے گی۔

☆☆☆☆

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ ۹ مارچ ۲۰۰۰ء کو بمقام فیس گارڈن فنکشن ہال عقب ہالی ڈے ان ہوٹل سنتوش نگر چوراستہ بعد نماز مغرب خاکسار نے عزیزہ اُمۃ صدیقہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب آر۔ ٹی۔ سی۔ ساکن سنتوش نگر حیدر آباد کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم خلیل احمد صاحب ولد مکرم محمد مصلح الدین صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد بعوض حق مہر مبلغ-/21,000 روپے پر پڑھایا۔ بعد ازاں نو بجے رات بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔ رشتہ کے جانبین کے لئے باعث رحمت و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (-/51 روپے اعانت بدر)

(محمد کریم الدین شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان)

اعلان نکاح

خاکسار کے نواسے عزیزم محمد ایوب خان عارضی معلم وقف جدید بیرون ولد مکرم محمد امام خان صاحب مرحوم ساکن پالا کرتی کا نکاح مبلغ پانچ ہزار (-/5000) روپے حق مہر پر مورخہ 11/2/2000 کو عزیزہ رفیقہ بیگم بنت مکرم محمد عبد القادر صاحب ساکن تمڈ پلی کے ساتھ مکرم حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا نے پڑھا۔ شام کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے بابرکت کرے۔ (اعانت بدر-/50)

(محمد یعقوب علی زعیم انصار اللہ پالا کرتی)

رپورٹ جلسہ یوم مصلح موعودؓ

سورو (اڑیسہ): مورخہ 20/2/2000 بروز اتوار احمدیہ مسجد سورو میں "جلسہ یوم مصلح موعود" خاکسار کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں کل چار تقاریر ہوئیں۔ جو مکرم اعجاز علی خان، مکرم شعیب علی خان، مکرم شیخ عظیم خاں صاحب سیکریٹری مال اور خاکسار شیخ علاؤ الدین مبلغ سلسلہ سورو نے مصلح موعودؓ کی سیرت کے پہلوؤں پر کیں۔

(شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ)

بھاگلپور (بہار): ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ خاکسار اسماعیل احمد خان خادم سلسلہ اور مکرم مسعود عالم صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 20 April 2000 Issue No: 16

داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

مدرسۃ المعلمین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2000ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر صاحب۔ مدرسۃ المعلمین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ المعلمین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔

۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔

۳۔ کم از کم میٹرک پاس ہو یا اسکے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔

۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔

۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔

۶۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں شادی شدہ امیدوار پر غور کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول معہ ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز ۱ر جولائی ۲۰۰۰ء تک ارسال کریں۔

☆- تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسۃ المعلمین میں داخل کیا جائیگا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆- قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔

☆- امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم و سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لیکر آئیں۔

نصاب: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو: ایک مضمون اور درخواست۔ انٹرویو! اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت۔ جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بیسویں صدی کا آخری

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16, 17, 18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دُعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جلسہ یوم مسیح موعود قادیان

۲۳ر مارچ کو صبح ۹ بجے لوکل انجمن احمدیہ کے تحت مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا جلسہ کی صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے کی مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت اور عزیز مقصود علی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی نظم خوانی کے بعد مکرم صدیق اشرف علی صاحب نے بعنوان "سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام" بڑی تفصیل سے تقریر کی۔ بعدہ عزیز تنویر احمد ناصر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ کثیر تعداد میں مردوں اور مسجد مبارک میں مستورات نے جلسہ میں شرکت کی۔

چٹیالہ (ویسٹ گوداوری) آندھرا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ کے قیام سے لیکر آج تک مخالفین کسی نہ کسی رنگ میں مخالفت کرتے چلے آرہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیشہ جماعت احمدیہ کے ساتھ رہی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ رہے گی۔ یہی حال آجکل ویسٹ گوداوری (آندھرا) میں ہے کہ جماعت احمدیہ کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کی وجہ سے مختلف حربے استعمال کر کے مخالفین عوام الناس کو گمراہ اور بدظن کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

آندھرا کے ضلع ویسٹ گوداوری کے گاؤں چٹیالہ میں جماعت کو قائم ہوئے ابھی صرف پانچ مہینے کا عرصہ ہوا ہے۔ تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں یہ جماعت ایک مثالی جماعت بن گئی ہے۔ صرف دو ماہ کے قلیل عرصہ میں پانچ بچوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ اور دیگر بچے پڑھ رہے ہیں۔

چٹیالہ سے صرف پانچ کیلو میٹر دوری پر مخالفین احمدیت کا ایک اڈہ ہے جہاں سے دس دس بیس بیس یا تیس تیس افراد ٹولیوں کی صورت میں آکر ہمارے معلمین کرام کو تنگ کرتے اور ان کی مساعی میں رخنہ ڈال کر عوام کو بہکاتے ہیں۔ چنانچہ ایک رات ایسے ہی سات افراد آئے رات دس بجے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ خاکسار نے ان سے اسلامی اخلاق کے مطابق سلوک کیا۔ اور وہ سب کے سب بجائے مخالفت کرنے کے دوست بن گئے۔

مورخہ ۱۴ر مارچ کو ایک مخالف مولوی منیر احمد آیا تو گاؤں والوں نے کہا کہ ہم اس سے بات کرتے ہیں۔ آپ اپنی قیامگاہ پر ہی رہیں۔ چنانچہ گاؤں والوں نے اس سے بات کر کے کہا کہ آج سے پچاس سال پہلے تم کہاں تھے۔ اب جبکہ ہمارے بچوں نے قرآن پڑھ لیا اور اسلامی تعلیمات سیکھ رہے ہیں تو تم شیطان کی طرح ہمیں بہکانے آئے ہو۔ تم قادیان تو جا کر نہیں آئے لیکن ہم نے قادیان جا کر خود اپنی آنکھوں سے جماعت کی سچائی دیکھ لی ہے۔ آخرکار مولوی موصوف معافی مانگ کر وہاں سے چلا گیا۔ اس موقعہ پر گاؤں کے سبھی احمدی مسلمان بھائیوں نے ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا۔

آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام گاؤں والوں کو ثابت قدمی عطا کرے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو بھی ہدایت نصیب ہو۔ اور مخالفین ہمیشہ ناکام ہوں۔

(چودھری ارشاد احمد پنکو خادم سلسلہ احمدیہ چٹیالہ ویسٹ گوداوری آندھرا)

دار التبلیغ (مشن) میں قیام بارے ضروری ہدایات

دہلی، ممبئی، حیدر آباد، مدراس، بنگلور، کلکتہ، کالیکٹ، بھبنیشور، جموں اور سرینگر وغیرہ، دیار التبلیغ میں احمدی احباب اپنی ذاتی ضروریات کے لئے جاتے اور قیام کی سہولت کا تقاضا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ:

☆- کسی بھی دار التبلیغ میں قیام کے لئے مقامی صدر / امیر کی تحریری تصدیقی چٹھی ساتھ لیجانا ضروری ہے بصورت دیگر وہاں کی انتظامیہ قیام کی اجازت دینے سے معذرت کر دے گی۔

☆- چونکہ بالعموم دیار التبلیغ میں جگہ کی تنگی ہوتی ہے۔ اسلئے تین دن سے زیادہ قیام کی اجازت نہ ہوگی۔ استثنائی حالات میں مقامی انتظامیہ حسب گنجائش و حالات سات (۷) دن تک قیام کی اجازت دے سکتی ہے۔

☆- دوران قیام احباب کو احمدیہ مساجد و دار التبلیغ کے تقدس اور جماعتی روایات کی پوری طرح پابندی کرنا لازمی ہوگی۔

☆- پانی، بجلی، اور دیگر سہولیات سے مناسب رنگ میں استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ حسب توفیق لوکل فنڈ میں کچھ رقم جمع کرنا چاہئے تاکہ دیار التبلیغ کے Maintanance میں مقامی انتظامیہ کو پریشانی نہ ہو۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)